

الحمد لله

که این کتاب لاجواب مشتعلیه اصول عبادات الموسوم به

CHECKED . 1963



Checked
1981

امان الایمان

از تالیفات سید محمد زعفرانی خان صاحب

در نصرت المطالع دلی طبع شد

۱۳۲۳ هـ

نماز و روزہ وغیرہ خدا کی مرضی کے موافق
 نہوگا افسوس کہ لوگ اتنے بڑے فرض سی
 اتیک غافل رہ کر اپنی ساری محنتوں کو ضایع
 کر رہے ہیں اس کا مفصل بیان کر نیکی واسطے
 یہ کتاب کہ بنام امان الایمان ہی
 تالیف کی خدا سے قبول فرمائے اور تمام
 جہان فائدے کا باعث کرے آمین ناظرین
 کو چاہئے کہ اس کتاب کو غور ملاحظہ فرما کر اپنے
 دل میں ذرا تجویز کریں اور ایک دو مرتبے سے
 اسکے بابت صلاح لین کہ آیا یہ سچ ہے یا نہ
 پہ اگر اس کی صحت ثابت ہو جائے تو بخوبی
 یقین کر لیں کہ بعد اسکے غفلت اور بے پروائی
 کر نیا لون کو خدا کے حضور کچھ عذر ہو گا۔

مذاق یعنی اکی خواہد بود۔
 افسوس کہ نادانان ازین فرض عظیم
 غافل بودہ عمدہ محنتاے خود را ضایع
 میکنند بجا تفصیل چہین مصنفین این کتاب
 مسے بہ امان الایمان تالیف نموده
 ام حق تعالیٰ قبول فرمائید و باعث فائدہ
 تمام عالم گرداند آمین۔ امید کہ ناظرین
 این کتاب را بغور ملاحظہ فرمودہ در دل
 خود غور نمایند و یا یکدیگر مشورہ بکنند
 کہ این مضمون راست است یا نہ
 اگر صحتش ثابت شود بخوبی یقین کنند کہ
 بعد ازین برائے غفلت کنندگان و بے پروائی
 و حضور حق تعالیٰ عذرے خواہد بود۔

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع
 متین کہ ہم لوگ جو مسجدوں اور مکانون میں
 وعظ سننے کے لئے حاضر ہوتے تو قرآن
 و حدیث سے نیک نصیحتیں حاصل کرتے
 ہیں اسکے بعد جب بازاروں میں ہمارا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چہ میفرماید علماء دین و مفتیان شرع متین کہ ما
 مسلمانان چون در مسجد و اماکن لغرض عبادت و
 حاضر میشویم پس از قرآن و حدیث نصائح نیک گوش
 خود میکنیم بعد از آن چون از بازار یا دیگر جہیں ہم
 بعض اشخاص یا بعض عاقلین فی حملہ نصائح

گزشتہ کتاب ہے تو بعض شخص خاص بالعموم عاقلان
 پر ہے بلکہ عیسائی و اعطون کو قرآن اور اسلام کو
 نبوت حضرت خیر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
 برطانیہ صلی ثابت کرتے دیکھتے ہیں اور ایسی جا
 میں بعضوں کے دلوں میں شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کو
 اسلام صحیح نہ ہو تو اس دین کی کتابوں میں
 قرآن و حدیث سے لوگوں کو نصیحت کرنا
 کب جائز ہے اس کے سوا اسلام و اعطون کو ہم
 دیکھتے ہیں کہ ہفتے میں ایک بار صرف کسی محفوظ
 جگہ میں بہت کم وعظ کر لیتے جہاں کوئی غیر
 رد و قدح کرنا والا نہیں ہوتا ہے مگر عیسائی
 و اعطال اسلام کی بے اصلی اپنے مخالفوں کے روپ
 سر بازار و زور زور پکارا کرتے ہیں اور کہتے ہیں
 رد اسلام کی چہو اگر شہر کرتے ہیں کہ جنکے سبب
 لاکھوں آدمی عیسائی مذہب قبول کرتے
 جا رہے ہیں۔ اب علماء اسلام کو باس حفاظت
 ایمان قوم کے عیسائی اعتراضات کو عام پسند
 دیکھتے ہیں کہ تہتر وید کرنا مقدم ہے یا صرف وہی
 محمد اسلام وعظ کرنا کافی ہے نیز تو جو رد اسلام
 جواب علماء کو باس حمت اسلام حفاظت
 ایمان قوم تردید اعتراضات مخالفین مقدم ہے
 یا خداوند تعالیٰ محمد علیہ السلام

واعطین بر ملا کذب ہون قرآن و دین اسلام
 کذب نبوت حضرت خیر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام
 میکنند و در حقیقت اشتہار ہے در دل بعض
 پیدا میشود کہ اگر دین اسلام پر حق بنائیں
 و نیز ان مذہب سے ان قرآن و حدیث مردمان ہر
 بندہ اوں نصیحت کردن چگونہ جائز خواہد بود۔
 قطع نظر ازین واعطین اسلامی را سے بنیم
 کہ در ہفتہ یک بار یکبار می جائے محفوظ کرنا
 و جو و معترضین علی می باشد شستہ وعظ کردن
 مگر نصرانی واعطین کذب مذہب اسلام
 بالمشافہ معترضین و مخالفین خود سر بازار
 میکنند و صد ہا کتب رد اسلام را طبع لینے
 چاپ کنانیدہ شہر میاں مذہب باین وسیلہ ہزار
 ہزار مردمان در مذہب انصار داخل میشوند و نصیحت
 آیا علماء اسلام را باس حفاظت ایمان قوم تردید
 اعتراضات انصار کب لایل عام پسند مقدم ہے یا
 معمول وعظ کا منیت۔ بیٹو تو جو رد اسلام
 حیدر علی و احمد علی و اعطال و انصار
 جواب علماء را باس حرمت اسلام حفاظت
 ایمان قوم تردید اعتراضات مخالفین مقدم ہے
 یا خداوند تعالیٰ محمد علیہ السلام

استفتاء

چہ غیر مایہ علماء دین مفتیان شرع متین اندرین مسایل

جواب دین اسلام کو خدا نے تمام جہان کے واسطے
بیقرار کیا ہے یا صرف اُن تھے ہی لوگوں کو واسطے
قال اللہ تعالیٰ احبناہ ومن تبع غیر اسلامنا
فلن یقبل منه وہو فی الآخرة من الخاسرین
(آل عمران ع ۹)۔

جواب علماء اسلام کا اسلام میں سست
ہونا بڑے وبال کا نشان ہی خدا کی تمام
مخلوق پر لگا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عز وجل الی حیر سئل ان لقلب مدنیہ کذا وکذا
بالہا فقال یا رب ان فہم عبدک فلا تالم
لہی صک طرہ عین قال فقال اقلہا علیہ

وعلیم فان وجہہ لیمحیر فی ساقطار وادہ وکذا
جواب خدا نے جو تدبیر اشاعت اسلام کی
بتلائی وہ یہی ہے کہ اگر غی علی اسبیل یک
بالحکمت والوعظت الحنیۃ وجادلہم بالتی ہی
أحسن۔ (آخر مل) اگر جہاد کر کے سب کافر
مشرک قتل کر ڈالے جائیں تو اسلام کون
لوگوں میں پھیلا یا جائے گا علاوہ اسکے
جزیرہ ساقط کرنا دلیا اس کے کہ جہاد لوگوں کو

دین اسلام کو خدا نے تمام جہان کے واسطے
بیقرار کیا ہے یا صرف اُن تھے ہی لوگوں کو واسطے
جواب تک مسلمان ہوئے ہیں

التمام جہان کو واسطے دین اسلام ہے تو
علماء اسلام غیر مذہب والون میں کیوں
دعوت اسلام نہیں کرتے۔

لیا خدا نے فرمایا ہے کہیں کہ جہاد کے سوا
کوئی تدبیر اسلام کے شائع کرنے کی نہیں

چہ میفرماید علماء دین و مفتیان شرع میں من سلیل

جواب دین اسلام برائے تمام
جہانت و نجات و غیر این مذہب مکتب
کما قال اللہ تعالیٰ جل شانہ و من یتبع غیرہا سلام دنیا
فلن یقبل منه و ہونی الآخرة من الخاسرین
(آل عمران ع ۹)

جواب علماء اسلام در بجا آمدی انجست
بر تمامی مخلوق خدا نشان و بال عظیم است کما
قال رسول اللہ صلعم اوحی اللہ عزوجل لی
جبریل ان القلب ینتہ کذا و کذا بابہا فقال
یا رب ان فیہم عبدک فلا تالم العیصک
طرفہ عین قال فقال اقلہا علیہم
فان وجہہ لم یغیر فی ساعۃ قط (رواہ شکوہ جلد ۱)
جواب حق تعالیٰ تدبیرے کبریا اشاعت
اسلام فرمودہ ہمین است کہ اذع الی سبیل
ربک با حکمت و الموعظۃ الحسنۃ و جادہم بالحق
ہی احسن۔ (آخراں)۔

اگر جہاد و کفر و کفار و مشرکین را قتل نموده
پس اسلام در کد امی کسان شایع کردن
ممکن باشد علاوہ انہ بر جزیرہ اکتفا کردن

حق تعالیٰ دین اسلام را برائے تمام
جہان مقرر فرمودہ است یا محض برائے
ہموان قدر مسودمان کہ تا حال مسلمان
شدہ اند

اگر دین اسلام برائے تمام جہانت پس
علماء اسلام چرا غیر اسلامیان را دعوت
اسلام نمیکند۔

آیا حق تعالیٰ جہاد فرمودہ است کہ غیر از
جہاد تدبیرے برائے اشاعت اسلام
نہیت۔

جو مسلمان کہ عام دعوت اسلام نہیں کرتے
 مایہ دعوت اسلام کرنے والوں کے مددگار نہیں
 ہوتے اور نہ خدا کے سخت نافرمان اور
 اسلام کے سخت بدخواہ سمجھا جائے یا اسکے
 خلاف کیونکہ اگر دعوت اسلام نہ کریں تو جہنم
 ہی کہ اور لوگ یہ کام نہیں کرتے بلکہ خدا
 اس سے بڑے حکم یعنی حکم دعوت اسلام
 کو فضول اور ناچیز جانیں گے یہ سمجھیں
 کہ جس کام کو ہمارے علماء نہیں کرتے وہ
 ضرور ناجائز اور فضول ہوگا۔

علماء کی دعوت نہ کرنے سے عوام مسلمین کو
 شایع کرنے کا وسیلہ صرف جہاد کو جانتے ہیں
 یا کچھ اور اور غیر قومیں جو مسلمانوں کو یہ الزام
 دیتے ہیں کہ ان کے مذہب میں سوا جہاد
 کے اور کوئی وسیلہ دین پہنچانے کا نہیں ہے۔
 دیکھو میزان الحق و ہدایت المسلمین وغیرہ
 سیکڑوں کتابیں مطبوعہ مکتبہ انصاریہ
 و مہنود و پارسیان وغیرہ یہ الزام غیر قوموں کا
 مسلمانوں پر صحیح ہے یا نہیں۔

مسلمان کرنے کے واسطے نہیں ہے بلکہ
 ملک میں امن قائم کرنے کے لئے ہے۔
 جواب ایسے نپرونا عذاب ہوگا۔

لیجھو اور ارم کا ملتہ یوم القیامت ومن اور
 الذین یضلو اہم بغیر علم (نمل ع ۳)

جواب فی الحقیقت علماء کی دعوت اسلام
 نہ کرنے سے عوام مسلمین حسب عادت لڑائی
 جھگڑے کو تدبیر اشاعت اسلام جانتے ہیں
 اگر علماء دعوت اسلام کریں تو یہ نمونہ عوام
 مسلمین کے واسطے ہی ہو اور نہ گامہ فرا
 کی جگہ علم کتاب کا چرچا پیل اور نصار
 و ہنود وغیرہ کا گمان صریح باطل
 ہے۔

آن مسلمانان کہ دعوت اسلام نہ کیں گے وہ تباہ
دعوت کنندگان اسلام کیسے نہ انہیں سخت
سزائیں از احکام الہی و سخت بدخواہ اسلام
تصور کروں لازم ہے یہاں نہ اگر علماء
دعوت اسلام نہ کنند وہ مصیبت نہ فقط عین کہ
دیگر مسلمانان میں کار کروں ہی تو انہیں بلکہ این
سخت تاکید حکم الہی یعنی حکم دعوت اسلام
فصول و ناجیز خواہند دانست صورت آنکہ کہ
علماء مذہب اسلام کے کتہ ضرور
ناجائز و فضول خواہد بود۔

از بین آسانی و سہولت ہی علماء اسلام و محدث
دعوت اسلام عوام مسلمین فقط جہاد را وسیلہ
اش اسلام میدانند یا چیزے دیگر و مخالفین اسلام
چون مسلمانان را این الزام میدہند کہ
در مذہب شما چیزی جہاد و چیزے دیگر وسیلہ اش
اسلام نیست اینک میزان الحق و ہدایت الہی و غیر
حد کتب مطبوعہ مضافہ نصاریہ و ہنود و
پارسیان و غیرہ این الزام مخالفین اسلام
بر مسلمانان رواست یا ناروا۔

دلیل آنست کہ جہاد بزرگے مسلمان کردن
میںست بلکہ بر آفایم کردن امن و در ملک است
جواب این چنین علماء مستحق دو گونه
عذاب خواہند بود اولیٰ آنکہ وزراء محمد کا مصلحت
یوم القیامت و من او را را الذین لفضیلو کم
بغیرہ علم دخل ع ۲۳

جواب فی حقیقت از بین آسانی و سہولت
علماء اسلام در خدمت دعوت اسلام عوام
مسلمین جہاد ہنگامہ فساد را وسیلہ
اشاعت اسلام میدہند و اگر علماء
دعوت اسلام نمایند بر اسے عوام مسلمین
نیز این دستور العمل باشد و بجائے
ہنگامہ و فساد علم کتاب اشاعت یابد
و گمان نصاریہ و ہنود و غیرہ صحیح
باطل است۔

الکفر ہوا ہے وان کم تغفل فما بلغت رسالت
ہرزنا نہ میں علماء اسلام پر دعوت اسلام سے
سے معذور فرض ہی تو اس زمانہ میں جو سیکڑوں
کتابین اسلام کو باطل ثابت کرنے اور حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین میں غیر مذہب
والوں کی طرف سے شہر ہوئے ہیں یہاں تک
کہ حضرت صلعم کی سیم الدجال میں نوحہ
نیز عرم نصارے و قبال ہڑائے گئے علماء
کاسکوت ایمانداری کا نشان ہے یا بے
ایمانی کا اور ایسی حالت میں سب امیر و
غریب مسلمانوں کو و اعظین رو نصارے
کی خدمت گزاری سے چشم پوشی کرنا انکی
نجات کا باعث ہے یا جہنم میں جانیکا
سبب ہوگا

اگر سرکار انگریزی کی طرف سے دعوت اسلام
کی بابت کچھ جانفت اور خطرہ نہیں ہے
بلکہ آزادی رعایا سے سلطنت انگلشیہ
کا سب سے بڑا نشان ہی ہے کہ ہر قوم
اور مذہب کے لوگ اپنے مذہب کی اعلان
بے روک ٹوک کر سکتے ہیں بلکہ جو نیا مذہب

جواب دعوت اسلام پر عبادت پر مقدم
ہے گا قال اللہ تعالیٰ جل شانہ قل یا اہل
الکتاب لستم علی شیء حتی تقیموا التورۃ والانجیل بہ یہ
اور سوقت میں ہے جبکہ نصاری کیطرح سے
اسلام پر کوئی اعتراض نہ پیش کیا گیا ہو اور
جبکہ نصارے سے سرگرم توہین اسلام ہوں اور
وعظ رو نصارے یا تائید و اعظین رو نصارے
ہر مسلمان مرد و عورت اور بچے اور غلام
اور آزاد پر اپنی زبان اور قلم اور مال سے
فرض عین ہے اور بغیر اسکے کوئی عبادت
مقبول نہ ہوگی اور ہر غریب امیر کا اس سے
حشمت پوشی کرنا مستحق عذاب جہنم کے ہے گا
ایسے لوگوں کیواسطے اگر ہزار برس نماز رو
کرین نہ شفاعت حضرت رسول اللہ صلی
نصیب ہوگی اور نہ خدا کی رحمت۔

جواب ایسی آزادی کی حالت میں
علماء اسلام کا دعوت اسلام سے گریز نہ جانفت
حاکم وقت اور مخالفت اسلام پر کافی دلیل
ہے مخالفت حاکم وقت اسلئے کہ وہ باوجود
استقرار رعایت و آزادی کے اپنا بے اصل
خوف ظاہر کر کے سلطنت سلطنت جو و ظلم ثابت

اگر بگوئے و ان لم یفعل فما یبغی رسالت
 در هر زمانه دعوت اسلام بر علماء اسلام
 مقدم فرض است پس درین زمانه که صد
 کتب در البطل مذهب اسلام و توہین
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 از تصنیفات مخالفین شایع شدہ اند
 حتی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 در کتاب بیچ الدجال نفوذ باند بر نعم نصاری
 و جال قرار داده شدند در خیالت
 سکوت علماء اسلام نشان ایماندار است
 یا نشان بے ایمانی و در چنین حالت
 تمامی غریبا و امراء اہل اسلام را از تائید
 و اعطین رد نصاریٰ چشم پوشی
 کردن باعث نجات است یا باعث
 عذاب جہنم۔

اگر از جانب حکومت انگریزی در باب
 دعوت اسلام محکومہ مخالفت و خطرہ نیست
 بلکہ عمدہ ترین علامت آزادی رعایا
 انگلیشیہ این است کہ انالی ہر قوم و ملت بلا
 مزاحمت اعلان مذهب خود کردن میتوانند
 حتی کہ اگر مذہب نو ایجاد کردن منظور دارند

جواب دعوت اسلام بر ہر عباد مقیم
 تر است کما قال اللہ تعالیٰ جل شانہ قل
 یا اہل الکتاب لستم علی شیء حتی تعقیبوا النورۃ
 و الا تحبیل۔ و این تکالیف الہی و قیست کہ
 نصاریٰ بر مذہب اسلام اعتراض پیش نموده
 باشند لیکن درین گامیکہ نصاریٰ سرگرم توہین
 اسلام باشند آن زمان دعوت اسلام و وعظ
 رد نصاریا تائید و اعطین رد نصاریٰ بر مسلمان
 مرد و زن و بچہ و غلام و آزاد و از زبان و قلم
 فرض عین است و غیر ازین عباد مقبول
 نبوده است و چشم پوشی غریبا و امراء ازین مستغاث
 عذاب جہنم خواهد بود و اینچنین کہ اگر نہ ہر سال
 مشغول صوم و صلوة باشند نہ شفاعت حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نشان خواهد بود و نہ رحمت
 خدا

جواب در چنین حالت آزادی
 اگر نیز علماء اسلام از دعوت مذہب اسلام
 بر مخالفت اسلام و مخالفت حاکم وقت
 کافی و نیست زیرا کہ آہنابا وجود انیت
 آزادی و رعایت بانہار خوف مہمہ خود
 حکومت و سلطنت یا سلطنت جور و ظلم

احباب و کرنا چاہیں اور سکا ہی کوئی مانع
 و فراحم نہیں ہی۔ جیسے کہ مذہب برہما
 سماج اور کوکا وغیرہ تو ایسی حالت
 میں علماء اسلام کا اپنے مذہب کی
 دعوت سے گریز کرنا اور بمقابلہ اور
 مذہب والوں کے سست ہو جانا
 ان کم مہمتی اور مخالفت اسلام و لا
 کتابت یا نہیں

کرتے ہیں نہ یہ کہ آنادسی بخش سلطنت
 اور مخالفت اسلام اسلئے کہ جہان جو
 بے خطر ہوئی کے دعوت اسلام نہیں کرتے
 تو ثابت ہوا کہ وہ ترقی اسلام نہیں چاہتے
 حالانکہ حق اسلام اور یہ تھا کہ وہ
 خطرہ کے وقت بھی دعوت اسلام ماننے کو تیار
 فقط

ہذا ہوا الحق الصریح لاریب فیہ
 عبدالغفر بن غلام احمد عفی عنہ
 خادم العلماء محمد سکندر نای خان۔ خادم العلماء عبدالاحد نقشبند سے
 محمد اکبر خان۔ امیر احمد۔

صاحب جواب کا نام جو علی اولی الالباب	مذہب احمدیہ کے ائمہ	
لطیف اللہ بن مفتی سید	محمد اللہ	محمد بشارت اللہ
عبدالرحیم	محمد بن عبدالصمد	چہ در فرید محمد عمر

کے مانع و مزاحم نوپورہ ہست نظیرش مذہب برہما سماج و مذہب کوکا توان یافت پس درین حالت گریز کردن علماء اسلام از دعوت مذہب خود بمقابلہ اہل مذاہب غیر سکوت ورزیدن برکھم عتی آہنا و مخالفت اسلام دلالت میکند دیانہ۔	ثابت میکنند اینکہ آزادی بخش سلطنت و مخالفت اسلام بحیثیت کچن باوجود تجویز بودن اسلام نمیکند پس ثابت شد کہ انہا ترقی اسلام نمیخواہند حالانکہ حق اسلام برزومہ شان آن بود کہ در حالت خطر ہم از دعوت اسلام دست نکشیدند
---	--

ہذا هو الحق الصریح لاریب فیہ :

عبد العزیز بن غلام احمد غفر عنہ - :

خادم العلماء محمد سکندر خان - خادم العلماء عبد الاحد نقشبندے -

محمد اکبر خان - امیر احمد -

عبد الحکیم بن علی اولی الالباب	امیر محمد بن جواد الشیخ حرہ محمد بن		
لطف الدین مفتی سواد	محمد سعد الد	محمد شہارت الد	
عبد الرحیم	محمد بن عبد الصمد	چہ در فرید محمد عمر	

علماء مدینہ منورہ کا فتوے

اندرون ایک فتویٰ ۳ علماء مدینہ منورہ کا یہی
نظر سے گزرا جو در اثبات جواز مولد شریف
نبوی صلی علیہ وسلم ہے چنانچہ بعض عبارت اوسکی
بعینہ نقل کی جاتی ہے لیس کل بدعت
حرام بل قد تلوون واجبة کتصیب الاولیہ
للرد علی الفرق الصائتہ وتعلم
النحو سائر العلوم المعینۃ علی
فہم الکتاب والسنۃ کا مینبی و مندوبہ
کبنار الریط والمدارس ومباحثہ
کالتوسع فی المسائل والمشارب الذی
والشیاب ملما فی شرح المناوی علی الجاہ
الصغیر عن تہذیب النووی فلا ینکرنا
الاعتقاد لقولہ بل علی حاکم الاسلام

ان لیحررہ

ترجمہ بدعت حرام نہیں ہوتی ہے بلکہ
کبھی بدعت واجب ہوتی ہے جیسے ہم کرنا
دوسلوں کا واسطے رکرنے گمراہ فرقوں کے
اور سیکہا علم نحو کا اور جتنے علوم مدد کرتے
ہیں قرآن وحدیث سمجھنے پر بخوبی اور بعض
بدعت فعل ثواب ہوتی ہے جیسے بنانا

فتویٰ علماء مدینہ منورہ

در غیر صد یک فتوے مزین بمواسرہ علماء
مدینہ منورہ بنظر اقم کثرت کہ در اثبات جواز
مولد شریف نبوی صلی علیہ وسلم تحریر فرمودہ اند چنانچہ بعض
عبارتیں بعینہ درج ذیل سے شہود
لیس کل بدعت حرام بل قد تلوون واجبة
الاولیہ للرد علی الفرق الصائتہ وتعلم
النحو وسائر العلوم المعینۃ علی
فہم الکتاب والسنۃ کا مینبی و مندوبہ
کبنار الریط والمدارس ومباحثہ
کالتوسع فی المسائل والمشارب الذی
والشیاب ملما فی شرح المناوی علی الجاہ
الصغیر عن تہذیب النووی فلا ینکرنا
الاعتقاد لقولہ بل علی حاکم الاسلام
الاسلام ان لیحررہ

ترجمہ ہر گونہ بدعت حرام نہیں بلکہ
کابے بدعت واجب ہم بشود چنانچہ قائم
کردن دلائل بنابر
رود کردن فرقہ ہائے گمراہ و آموختن علم نحو
وہم قدر علوم کہ مدد میکنند بخوبی بر فہمیدن
قرآن وحدیث ولعین بدعت فعل ثواب

اس قسم کے میں میں قسم کا بیان ہے
 اور میں سے قسم اول کو واجب لکھا ہے
 اور دوسرے قسم کو فعل ثواب اور سیر
 قسم کو مباح لکھا ہے قسم اول جو واجب ہے
 اس میں میں بابتین بیان کی گئیں قائم
 کرنا دلیلون کا گمراہ فرقوں کو رد کرنے کے
 واسطے اور علم کو کاسکھنا اور سب علوم جو
 قرآن وحدیث کے بخوبی سمجھنے کے واسطے
 لکھا آمدیوں انتہی پس اس اول قسم
 واجب میں اول درجہ اسیکا رکھا ہے کہ
 گمراہ فرقوں کو رد کرنے کے واسطے دلیلیں
 قائم کرنا کیونکہ سارے علم و فضل کا حاصل
 یہی ہے کہ دین اسلام کی فضیلت ظاہر
 کی جائے اور جو کوئی اس سے غافل ہے
 اس کا علم جہل اور دین بے ایمانی اور
 دعویٰ اسلام منافق ہے اور دوسرے
 قسم کو فعل ثواب لکھا ہے جیسے بنانا
 مسافر خانوں اور مدرسوں کا لیکن جو
 شخص قسم اول واجب کچھ غرض نہیں
 لکھتا اسے قسم ثانی فعل ثواب ہے
 کیا حاصل ہے استغفر اللہ - جسے

دین قوی بیان سے اس قسم است و از انہ
 قسم اول را واجب نوشتہ اند و قسم دوم
 فعل ثواب و قسم سوم را مباح اما قسم اول
 کہ واجب است در ان سے امور مذکور اند یعنی
 قائم کردن و دلائل بنا بر رد کردن فرقہ کا گمراہ
 و آموختن علم خود و تہ قد علوم کہ مدد میکنند
 بخوبی بر تفہیدین مطالب قرآن وحدیث
 پس ازین قسم اول جو اول و جلال فضیلت
 قرار دادند کہ قائم کردن و دلائل بنا بر رد کردن
 فرقہ ہائے گمراہ زیر کہ حاصل ہمہ علم و فضل
 ہمیں است کہ اظہار فضیلت دین اسلام
 کردہ شود و کسیکہ ازین کار غافل است
 علمش جہل و و نیشتر صریح ہے دینی
 و دعویٰ اسلام منافق است اناقم
 و ہم کہ فعل ثواب است یعنی تعمیر
 مسافر خانہ یا مدرسہ ہا لیکن کسیکہ
 از قسم اول واجب بیچ بھر نداد
 اور از قسم ثانی فعل ثواب
 چہ حاصل است - استغفر اللہ -
 مثلاً کسیکہ نماز فرض ترک
 کردہ متاسم روز نماز ہا ہی سنت

فرض ترک کروے اور تمام دن سنت
 و نفل پڑھا کرے تو اسے ایسی نماز سے
 کیا فائدہ اسطرح چاند اور سول کے
 واسطے غیرت مند نہیں وہ سیکڑون
 برس روزہ و نماز کرے تب بھی سب
 بیکار رہے۔ لازم یہ ہے کہ تعمیر مسافر
 خانوں اور مدرسوں اور مولود شریفیہ
 کی مجلس سی مقدم اپنے اپنے گہر ویز
 ایسی مجلسیں قائم کریں جن میں حضرت
 رسول اللہ صلیم کے فضائل قابل تسلیم و موافق
 و موافق بیان کی جائیں اور گمراہ فرقوں کے
 اعتراضوں کا جواب دیا جائے۔ ایک
 بات یہاں قابل غور ہے کہ تیسری قسم
 جو مباح نگہی ہے وہی ہے کہ لذیذ کھانا
 اور عمدہ پوشاک لیکن جب قسم اول جو
 کو ترک کرنے سے قسم ثانی فعل ثواب میں
 کچھ ثواب کی امید نہیں ہے تو تیسری
 قسم کا کھانا پینا مانہ لذیذ کھانا اور عمدہ
 مباح ہے اور نہ عمدہ پوشاک و سجت
 بغیر فی ہے لذیذ کھانا کھانا اور عمدہ پوشاک
 ہے کیونکہ جب قرآن و حدیث اور نبوت

و نوافل بخواند اور از سنت و نفل
 چھ تو قع ثواب میتوان داشت ہمین
 طور کہ سیکہ ہر اسے دین خدا اور سول صلیم
 حج غیر تہذیبیت اگر صد ہا سال در روزہ
 نماز بگذراند ہمہ ضائع و رائگان است
 رضاے خدا اور سول در ہمین طاعت است
 کہ پیش از تعمیر مسافر خانہ یا مدرستہ و مجاہد
 مولد شریف در خانہ اسے خود این چنین
 مجالس قائم کند کہ در ان فضائل حضرت
 رسول اللہ صلیم قابل تسلیم مخالف و موافق
 بیان کنند و ترویج اعتراضات فرقہ ہائے
 گمراہ ہمین وہ باشند امر کے دیگر درخی قابل
 غور است کہ قسم ثالث اسکہ مباح نوشیدن
 سہولت کہ طعام ہائے لذیذ و لباس کی
 نفیس لیکن کسے را کہ یہ سب ترک
 قسم اول واجب و قسم ثانی فعل ثواب
 ہیچ تو قع حصول ثواب نیست پس اور
 از قسم ثالث مباح چہ علاقہ باقی ماند نہ طعام
 لذیذ اور مباح است و نہ لباس نفیس اور
 از کمال بغیرتی و جب شرمی طعام لذیذ و
 لباس نفیس پیشہ پذیرا کہ چون سر بازار تو ہمین

حضرت صلعم کی سربراہ رخت توہین ہوئی
 تو اوس کی انھیں پوشاک اور عمدہ سوارے
 کی کیا عزت باقی ہو سکتی تھی تا یہ ترقی اسلام
 کے اگر نہ ہر مسافر خانے اور مدرسے کو کوئی
 شخص تعمیر کرے اور تمام عمر مجلس مولد
 شریف و مجلس عزا وغیرہ گزارے ہو سکتا
 ہے۔ واضح ہو کہ یہ فتویٰ جواز مولد شریف
 میں طلب کیا گیا ہے علماء مدینہ منورہ فی
 اس قدر فضائل تردید فرماتے گمراہ کا ذکر
 کیا اور اگر کوئی کتاب عیسائی علماء کی دوز
 بے اصلی دین اسلام اوس کے روبرو پیش
 کی جاتی تو کس قدر زیادہ اس سے وہ اس میں
 مین تاکید کرتے کہ جسکے بیان کی حاجت نہیں
 آخر میں اسپر ہی غور کرنا چاہئے کہ علماء
 مدینہ فی قسم اول مین مین مین واجب لکھی
 ہیں اون مین اول قائم کرنا دیلون کا واسطے
 رد کرنے گمراہ فرقوں کے لکھا ہے اور
 اوس کے بعد تحصیل علم نحو وغیرہ جو مکتبون اور
 مدرسوں سے متعلق ہے اب مین دیکھتا ہوں
 کہ مدرسوں کے واسطے تو علماء بھی کوشش
 کر رہے ہیں اور عوام بھی اوس میں جہاد

قرآن و حدیث و کذب نبوت حضرت رسول
 صلعم پر بلا میثوس مسلمانان از لباس نفیس و
 سوار ہر کچھ چہ شرف و وقار باقی ماند بلکہ تلبیہ
 ترقی اسلام اگر کسی ہزار مسافر خانہ یا مدرسہ یا
 تعمیر کند و تمام عمر مجلس مولد شریف و مجلس عزا
 وغیرہ برپا دارد ہمہ ضلج و راہگان است
 واضح باد کہ فتوے در جواز مولد شریف
 طلب کردہ بودند در ضمن آن علماء مدینہ
 منورہ انقدر فضائل تردید فرماتے گمراہ کا ذکر
 کر دیا اگر کہ امی کتابی صنفہ علماء انصار
 در باب اصلی دین اسلام روبرو شان پیش
 کر دیند در انحالیت چہ قدر پیش ازین تاکید
 تردید فرماتے گمراہ درین فتوے درج شد
 کہ محتاج بیان نیست۔ بالآخر مین امر ترقابل
 غور است کہ علماء مدینہ منورہ ازین قسم
 گنہہ در قسم اول سلمورہ جب ہمارا داؤد انداز
 ہر سلمورہ حجتی و تقدیمائے امر اول قائم کن
 دلائل تائید رد کردن فرقہ گمراہ ارقام فرمود و بعد
 تحصیل علم نحو وغیرہ کہ از مدرسہ یا مکتبہ متعلق است
 حالائے ہمیں کہ برائے مدرسہ یا علماء کو شش
 بلوغ مینماید و عوام الناس نیز درین جہاد

اپنے اسلام کا نشان جانتے ہیں لیکن جو
 سب سے مقدم تر و واجب تر ہے اوس کا
 کوئی نام ہی نہیں لیتا یعنی ایسے واعظ کی
 مدد اور خدمت جو گمراہ فرقوں کے رد
 کرنے کے واسطے دلیلین قائم کئے ہیں
 سبحان اللہ جن قوم پر خدا کی ناراضی ہوئی
 ہے اوس کی ایسی ہی عقل بگڑ جاتی ہے
 یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں بے محل اپنا
 مال خرچ کرتے اور عاقبت میں خالی
 ہاتھ رہتے ہیں خسرا دنیا والاخرہ انہیں
 مناسب حال ہی اس عبارت فتوے کو
 آخر میں لکھا کہ اسکا انکار کرنے والا
 بدعتی ہی حاکم اسلام پر واجب ہے کہ
 اوسے ضرر اوسے پس اگر اب کوئی حاکم
 اسلام سراویٹے والا نہیں ہے تو ایسے
 شخص تنگ اسلام کو اہل اسلام اپنی
 صحبت سے خارج کریں نہ تدرستی میں
 اوسے سلام علیک نہ بیماری میں عبادت
 مرثیہ کے بعد اوس کے جنازہ کی نماز پڑھیں کیونکہ
 جو دین اسلام کو واسطے غیرت نہیں وہ اسلام ہی حقوق
 سے محروم ہے فقط راقم شرف الدین

عطا کردن علامت اسلام خود میداند مگر
 افسوس کہ آنگہ از ہمہ مقدم تر و واجب است
 نامش نیز زبان یعنی رائد یعنی امداد و خدمت
 انجمنین واعظین کہ برآر کردن غرض ہے
 گمراہ دلائل قائم میکنند بر خود لازم نمیدانند
 سبحان الله از قومیکہ خدا ناراض میشود
 آن قوم بجنین زایل میگردد اینہا آن کسانی
 کہ در دنیا بے موقع و محل مال خود را
 صرف میکنند و در عاقبت ہتھ دست میمانند
 خسرا دنیا والاخرہ مناسب حال جن
 بے عقلان است۔

در آخر عبارت فتوے نوشتہ اند کہ
 منکرش بدعتی است بر حاکم اسلام واجب
 تعزیرش کثرت کیونکہ بالفعل کد امی حاکم
 اسلام تعزیر کنندہ این چنین کسانیست
 پس اہل اسلام را واجب ہے کہ چنین
 از صحبت خود و خارج نمایند و در تدرستی
 سلام علیک و نہ در بیماری عبادت و نہ بعد
 نماز جنازہ شان لازم دانند چہ کسیکہ براس
 دین اسلام غیرت نیستند از تمامی حقوق اسلام محروم
 راقم۔ شرف الدین حمید

مضمون مصنفہ جناب امام فن مناظرہ الملکات سید ناصر الدین
محمد ابوالمنصور۔ و ترجمہ فارسی جناب محمد سکندر یار خان قنجا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى جَلَّ شَانَهُ أَوْعَى إِلَى سَبِيلِ
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادُ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ
ہی آخون۔ (محل ۱۶۷)

ترجمہ یہ بلا اپنے رب کی راہ کی طرف پکی
باتیں سمجھا کر اور نصیحت کر کر پہلی طرح اور
الزام دے اور کو جس طرح بہتر ہو خدا کا راستہ
بڑا حق انسان کے دہمہ ہی ہے کہ اور کو
خدا کی راہ کی طرف بلانا اور انہیں سچے
خدا کی پرستش سکھانا جو اس سے غافل
ہے وہ خدا کی عرضی پر نہیں اگرچہ اپنا سا
مال خیرات کر دے اور ساری عمر عبادت
میں بسر کرے کیونکہ جو خدا کا سچا عابد
ہو گا وہ دین خدا کی ترقی ہی اپنے دل
و جان سے چاہتا ہو گا مرد وہ نہیں ہے
جو آپ ہی اچھا کہنا کے اور اچھا پہنے
بلکہ مرد وہ ہے جو اور و کو کہلا کے اور
ہنا سے ہمارا نئی تندرستی کی فکر کرنا اور
طبیب اور دن کو تندرست بنانا ہے
اسوجہ سے طبیب کا رتبہ ہمارے منظر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى جَلَّ شَانَهُ أَوْعَى إِلَى سَبِيلِ
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادُ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ
یالٹی ہی آخون (محل ۱۶۷)

ترجمہ طلب بطرف راہ خدا سے خود بخود
خجہ فہامیدہ و نصیحت کی وہ بطرز نیکو و بد
الزام آہنا انجو کی کہ بہتر باشد حق خدا بندہ
انسان از ہمہ بزرگ تر زمین است کہ دیگر
بطرف راہ خدا دعوت کند و آہنا را
پرستش خدا سے صادق آموزند ہر کہ
ازین غفلت است اور بچہ خدا نیست اگرچہ
ہمہ مال خیرات کند و ہمہ عمر عبادت
نماید چرا کہ ہر کہ عابد صادق خانو ابد ہو
اور ترقی دین خدا را از دل و جان خواستگا
خواہد ماند۔ مرد آن نیست کہ عمدہ خورد
و عمدہ پوشاک پوشد بلکہ مرد آن است
کہ دیگر انرا خوراند و پوشاند۔ بیمار بفر
تندرستی خود و طبیب دیگر ان را
تندرست میت از دوا زین جہت مرتبہ
طبیب از ہمایار افضل است

جو لو کر رہے چاہیے کہ میرے آقا کے پاس
 کوئی دوسرا نہ آئے فقط میں اس کی
 خدمت کروں اگرچہ ساری خدمتیں ادا
 ہوں یا نہ ہوں وہ مکھڑام لو کر رہے اور آقا
 آقا کا ترقی خواہ نہیں نہ اپنے ہم جنوں
 کا نیک خواہ ہے اس طرح جو مسلمان کہلا کر
 نماز پڑھتے اور روزے رکھتے اور سچے
 کہ میں ہیں سے زیادہ اب خدا کو عابد و
 حاجت نہیں یا اور لوگ جو سچے خدا سے
 ناواقف ہیں اور نہیں نجات کی راہ بتلانا
 ضرور نہیں ایسا شخص اپنی لپٹ ہمتی سے
 ثابت کرتا ہے کہ اسے تمام بندگان خدا
 کی ہلاکت کا کچھ غم نہیں ہے پس اتنی
 مخلوق خدا کی ہلاکت سے بے فکر رہے
 والا اگرچہ ساری عمر نماز روزہ کرے ۔۔۔۔۔
 ۔۔۔۔۔ مسجد میں بنائے میلاد پڑھے تعزیر
 اور ہائے تمام دین و خلیفہ پڑھے اور تمام
 رات دعائیں مانگے اگر دین خدا کی ترقی
 کیوڑے کچھ کوشش نہیں تو وہ خدا اور رسول کا
 مقبول نہیں اگر کسی کو میرے اس کہنے
 میں شک ہو تو ذرا تامل سے غور کرے

خدا کیلئے خواہد کہ سو اسے من نرد آقا سے نہ
 کسی دیگر نیاید فقط من خدمت او بنائیم
 اگرچہ ہمہ خدمتہا آقا بجا آوردہ شوند یا نہ
 آن مکھڑام ملازم است نہ ترقی خواہ
 آقا سے خود است نہ نیک خواہ مجھ جان
 خود و مجھین مسلمانے کہ نماز خواند و روزہ
 مطمئن باشند کہ بس زیادہ ازین خدا را
 حاجت عابدان نیست و ایک اینکه
 از خدا سے صادق ناواقف ہستند
 انہا را راہ راست نمودن ضرور نیست
 انہیں کس از لپٹ ہمتی خود ثابت یابند
 کہ اور از ہلاکت بندگان خدا هیچ
 غم نیست پس باوجود بیفکری از ہلاکت
 چندین مخلوق خدا اگر ہمہ عمر نماز
 و روزہ کند و مساجد تعمیر سازد
 و میلاد خواند و تعزیر بردار و رو
 شب و روز و ظائف خواند و دعا مان
 سازد اگر بر اسے ترقی دین خدا کوشش
 نہیں پس او مقبول اور رسول نیست
 اگر کسی را درین سخنہائیم شک
 باشد بتامل غور نماید فوراً

فوراً یقین آجائے گا نفس تو ہرگز اسے پسند
 نہ کرے گا اور سیکڑوں جیلے اور ہائے ڈھونڈ
 جائیں گے مگر ایک جہاں اگر اس کے برخلاف
 کوئی جواب تجویز کرے تب ہی ممکن ہوگا
 کیا تم نہیں جانتے کہ جب تمہارا کوئی عضو
 گم شدہ مدت کے بعد گہرین آنا ہے تو تم
 خوشی کے مارے ہو لے نہیں سہاتے
 اور خدا اور رسول کا نام لینے والا اگر کوئی
 بے ایمانوں میں سے نکل آئے تو
 تم اسے پہچانتے تک نہیں یا اگر تمہارے
 ایک بہتر یا مرغی ہو جائے تو سارا
 شہر اس کے واسطے ڈھونڈ مارے تو ہواور
 خدا کی مخلوق میں سے اگر لاکھوں ایمان
 ریحائیں تو تمہیں اون کا کبھی خیال بھی نہ
 گزرتا باوجود اس کے خدا کی رحمت اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت
 کی امید مصرعہ این کل است و محال
 و جنون نہ فقط تمہارے ہی لئے خدا نے
 قرآن نہیں نازل کیا اور نہ فقط تمہارے لئے
 پیغمبروں کو بھیجا ہے مان بہشت فقط تمہارے
 ہی رہنے کے ایک کوٹھری نہیں ہے بلکہ

یقین خواہد شد اگرچہ نفس ہرگز این
 پسند نخواہد کرد و انواع حیلہ ما خواہد جست
 اما اگر جہاں بر خلاف این جواب تجویز
 کند ممکن نیست۔ آیا نمیدانید و تیکہ
 غریبے گم شدہ شائبہ مدتے در خانہ
 آید شما از شادمانی در جانبہ میگیوی
 و اگر کسی گم شدہ نام خدا و رسول
 بزرگروہ بے ایمانان بر آید کسی
 از شما اور انہی شناسد و
 یا اگر عزیز و مکیان شما گم شود
 بر اسے اور درمہ شہر جستجوئے نماید
 امت از مخلوق خدا اگر صد ہزار
 خارج از ایمان شوند بر دل
 شما هیچ خیال آہنا نمیگذرد
 باوجود این ہمہ امید رحمت خدا و
 شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خیال است و محال است و جنون
 نہ فقط بر اسے شما خدا استعجال
 قرآن نازل فرمودہ نہ فقط بر اسے شما
 پیغمبران را فرستادہ و بہشت تم فقط یک عجز
 برکت سکونت شما نیست بلکہ بر آماندن

ساری مخلوقات کی واسطے اوس میں بخیاش
 رکھی گئی ہے پس کیا ہی کم بہت وہ انسان
 ہے جو دین خدا کی ترقی کے واسطے کوشش
 نہیں کرتا اور فقط اپنے ہی نماز روزہ پر اسلام
 کو منحصر جانتا ہے مسلمانوں کی یہ کم مٹی
 سب سے بڑا سبب اوس کے زوال کا ہوگا
 کیونکہ جب طرح ادھون لی دین خدا کی ترقی
 بچا ہے خدا نے ہی دنیا میں اوس کے
 اقبال کی ترقی نہ چاہے کیا یہ بے کوئی
 اپنا طبع را مضمون پیدا کیا ہے ایسا
 ہرگز نہیں بلکہ حساب کرتے دیکھ لو کہ تین
 برس سے مسلمانوں میں دعوت اسلام
 موقوف ہوئی اور وہی شروع تنزل اقبال
 مسلمانان ہے پہر اگر حساب بچائے ہو تو
 شاہ عبدالعزیز صاحب کی تفسیر میں ہی
 عبارت دیکھ لو اور لفظین کر لو کہ تمہاری
 فلاح دنیا اور دین اسی پر منحصر ہے کہ دین
 اسلام کی ترقی میں کوشش کرنے والی ہو
 فقط چار رکعت نماز پڑھ لینے سے تم بچے
 مسلمان نہیں ہو سکتے ہونا راض ہو
 پیشتر ان سب دلیلوں کو طوعاً و کرہاً دیکھا

ہمہ مخلوقات دران گنجائشے داشته اند
 پس چرا شد دون بہت آن انسانست کہ
 برائے ترقی دین خدا کوشش نمیکند
 و فقط بہر روزہ و نماز خود اسلام را
 منحصر میداند این دون چہ مسلمانان اہم
 بزرگتر سبب زوال آہنبا شدہ
 چرا کہ بہنجبکہ اوشان ترقی دین خدا
 نخواستند خدا ہم در دنیا ترقی اقبال
 شان نخواست چہ آیا این مضمون
 طبع از خود پیدا کردہ ام ہرگز اینچنین
 نیست بلکہ حساب کردہ بہ بیند کہ
 از سہ صد سال در اسلامیان عجز
 اسلام موقوف شدہ است و ہاں شروع
 تنزل اقبال مسلمانان است و اگر حساب
 نمیدانید در تفسیر شاہ عبدالعزیز حنائین
 ہمین عبارت لکھنیو لفظین نمائید کہ فلاح
 دین شما بر این منحصر است کہ در ترقی
 دین اسلام سعی و سرگرم باشید شاہ فقط
 از خود اندن چار رکعت مسلمانان صلوٰۃ
 نمیشوید ہمیش از ناراضی خود این
 دلائل را طوعاً و کرہاً بہ بینید۔

اول سورہ مائدہ حقیقی فرماتا ہے۔
 يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَةَ اللَّهِ وَعَصَيْتَ مِنْ النَّاسِ إِنْ أَلَّا
 بُدِّعِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
 كُتِبَ عَلَيْكُمُ اتَّقُوا اللَّهَ وَآلَا تَعْلَمُوا
 وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَيْسَ بِيَدِنَا
 مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا
 وَكُفْرًا فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
 یعنی اے رسول پہونچا جو کچھ اقرار کیا
 ہے تیری طرف پروردگار تیرے سے اور
 اگر نہ کرے تو پس نہ پہونچا یا تو نے پیغام
 اوسکا اور اللہ بجا بیگا تجھ کو گو جسے تحقیق
 اللہ نہیں ہدایت کرتا قوم کافروں کو کہہ
 اے اہل کتاب نہیں تم اور کسی چیز کے
 یہاں شک کہ نہ قائم کرو تورات کو اور انجیل
 کو اور کچھ اور اجاں ہے طرف تمہارے
 پروردگار تمہارے سے اور البتہ زیادہ
 کر لیا بتوں کو اون میں سے جو او تارا
 گیا ہے طرف رب تیرے سے سرکشی اور
 کفر پس مت غم کہا اور قوم کافروں کو

اول در سورہ مائدہ حقیقی فرماید۔
 يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَةَ اللَّهِ وَعَصَيْتَ مِنْ النَّاسِ إِنْ أَلَّا
 بُدِّعِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
 كُتِبَ عَلَيْكُمُ اتَّقُوا اللَّهَ وَآلَا تَعْلَمُوا
 وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَيْسَ بِيَدِنَا
 مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا
 وَكُفْرًا فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
 یعنی اے رسول برسان انچہ نازل
 شدہ است بسوے تو از پروردگار تو اگر
 نکنی پس رسالت پیغام او و خدا محض
 خواہد داشت ترا از مردمان تحقیق
 خدا ہدایت نمیکند قوم کافران را بگو کہ
 اہل کتاب نیستید شما بر چیزے تا کہ
 نہ قائم کنید تورات را و انجیل را و
 انچہ نازل میشود طرف شما
 از خداے شما و البتہ زیادہ
 خواہد کرد بسببیکہ از انہما انچہ نازل شدہ
 است از جانب خداے تو سرکشی
 و کفر پس غم مخور بہر قوم کافران

(مائدہ ع ۱۰) شاہ عبدالقادر صاحب
 اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اہل کتاب کی
 صاف گمراہ کہو اگرچہ وہ ناراض ہوں تہم
 کچھ پروا نہ کرو اور یہ اس وقت میں ہے
 جبکہ اہل کتاب کی طرف سے اسلام پر
 کوئی اعتراض نہ کیا گیا ہو اور جبکہ سیکڑوں
 کتابیں اہل کتاب کی طرف سے اسلام کو
 بے اصل ثابت کرنے میں مشغول ہو چکی ہوں
 اور حکومت کی طرف سے کوئی خطرہ جان و
 آبرو کا نہ ہو یا وجود اسکے فقط اپنی چار
 رکعت نماز پر اتنا کفر ناصداقت ایمان
 کیا واسطے کیا بکا را آمد ہو سکتا ہے اگرچہ
 اسلام کا حق تو مسلمانوں کے ذمہ ہے
 کہ وہ خطرہ کی وقت میں بھی اس کی ترقی
 میں کوشش کریں پھر قیہ غور کرو کہ قرآن مجید
 سوا اس ضرورت کے اور بھی کہیں خدا فی
 فرمایا ہے وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
 یعنی اگر نیکو کیا تو کچھ ہی رسالت کا حق ادا کیا
 پھر تمہارا فقط نماز روزہ یا مجلسین اور
 وظیفہ خوانیان کیا کام آسکتی ہیں۔
 دوسرے مشکوٰۃ کی کتاب الادب میں

(مائدہ ع ۱۰) شاہ عبدالقادر صاحب
 ہمیں آج چنین نوشتہ اند کہ اہل کتاب کی
 گمراہ بگو سید اگرچہ ان ناراض شوند چہ
 خیال نکلیے و این در ان وقت است کہ
 از جانب اہل کتاب براسلام اعتراض
 شدہ باشد و وقتیکہ حد ہا کتب از
 طرف اہل کتاب در ثابت کردن بی صلی
 اسلام مشغول شدہ باشند و از جانب
 حاکم وقت چہ خطرہ جان و آبرو نباشد
 پس با انہم فقط بر چہار رکعت نماز
 اکتفا کردن بر اسے صداقت ایمان
 چہ بکار آمد خواہد بود اگرچہ حق اسلام
 بر ذمہ مسلمانان این است کہ در حالت
 خطر نیز در ترقی اسلام کوشش نمایند
 باز جاسے غور است کہ در قرآن مجید
 بجز ہمیں ضرورت خدا تعالیٰ بجاسے دیگر
 کجا فرمودہ است کہ وان لم تفعل فما بلغت
 یعنی اگر این نکر و سچو نہ حق رسالت ادا
 باز روزہ و نماز و ثمایا مجالس و وظیفہ خوانیان
 چہ بکار خواہند آمد۔

و دوسرے مشکوٰۃ کی کتاب الادب مشکوٰۃ شریف

یہ حدیث مرفوعہ ہے وعن جابر قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ عز
 وجل الی جبریل علیہ السلام ان اقلب مدینہ
 کذا وکذا اباہا فقال یارب ان فہم عبدک
 فلانا لم نعصک طرقہ عین قال فقال اقلبہا
 علیہ وعلیہم فان وجہہ لم یتغیر فی ساعۃ قط۔
 یعنی اور روایت ہے جابر سے
 کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وحی پہنچی
 اللہ عز وجل فی طرف جبریل علیہ السلام
 کے یہ کہ اولٹ دے شہر ایسے کو
 یعنی فلاں نے شہر کو کہ صفت اوس کی ایسی
 اور ایسی ہے مہ اہل اوسکی کے پس کہا
 جبریل فی اسی رب میرے تحقیق اونی کو گنہگار
 بندہ تیرا ہے فلاں کہ نہین گناہ کیا اوسے
 تیرا ایک لفظ کہا آنحضرت نے فرمایا اللہ
 تعالیٰ نے اولٹ اوس بسنی کو اوس پر او
 اوپر اسلئے کہ شہر اوس بندہ کا نہین
 متغیر ہو البسب میرے اور بہ حبیب دین میرے
 ایک ساعت ہم گناہ دیکھے خدا اور رسول
 کے مخالفان کو جو اب دنیا باوجود ساری
 عمر حنات و عبادات میں بسر کرینگے ماری

این حدیث مرفوعہ است وعن جابر قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ عز
 وجل الی جبریل علیہ السلام ان اقلب مدینہ
 کذا وکذا اباہا فقال یارب ان فہم عبدک
 فلانا لم نعصک طرقہ عین قال فقال اقلبہا
 علیہ وعلیہم فان وجہہ لم یتغیر فی ساعۃ قط۔
 یعنی روایت است از جابر کہ فرمود رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کہ وحی فرستاد خدا اے عز وجل
 بسوئے جبریل علیہ السلام کہ تیرا
 کن جنہین و این جنہین شہر ایسے فلاں شہر را کہ
 این جنہین و این جنہین است مہ
 اہل اور اوس عرض کر و حبیب
 اے خداے من تحقیق در اہنا بندہ
 تو فلاں است کہ گناہ تو یک لفظ فرمودہ
 آنحضرت ارشاد فرمود خدا تعالیٰ
 منقلب کن ان آبادی را تیرا او بر اہ
 زیرا کہ روئے آن بندہ گناہ متغیر
 نشد بسبب من و بسبب دین من
 ساعت۔ خلاصہ یہ کہ جو اب بندہ
 بخلافان خدا و رسول باوجود بسبب کردن
 سہ عمر در حسنات و عبادات

قوم کی ہلاکت کا باعث ہوا
تیسری جن فرقہ خوار ج وغیرہ کو
 تم بہت بُرا جانے ہو وہ مجھ سے اور تم سے
 زیادہ منار روزہ کرتے ہیں باوجود اسکے وہ
 انکے ایمان کی صداقت کا نشان نہیں ہے
چوتھی خدا کی رحمت مقتضی ایسی ہے
 کہ اوسکے بندوں سے نماز روزہ میں
 جو کمی ہوئی ہو وہ اسے معاف کرے لیکن
 حق العباد کو بھی نہ بخشے جائیگا ازخجلہ
 الکی حق یہ بھی انسانوں کا ایک دوسرے کے
 ذمہ ہے کہ ٹھہری کوشش کے ساتھ وہ
 خدا کی دین کی صداقت سے واقف
 کیا جائے اور اس سے بُرا کو بھی حق
 انسان کا ایک دوسرے کے ذمہ نہیں ہے
پانچویں سورہ بقرہ میں تعالیٰ فرماتا ہے
 تیس البقران لولوا جو کم قبل المشرق
 والمغرب ولكن البقران آمن باليوم
 الآخر والملكۃ والكتب والنبین والی
 المال علی عبہ فوالقرنی والیہمی والمساکین
 وابن السبیل والسالمین وفی الرقب
 واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ الخ۔

باعث ہلاکت تمام قوم شد۔
 سوم خوار ج وغیرہ ان فرقہ ہاراکہ شام
 بدتر میں دیند از من و از شما زیادہ تر روزہ
 و نماز سے نمایند باوجود این ہمہ نشان
 صداقت ایمان انہا ناپذیر است۔
 ہمارم مقتضای رحمت خدا میں
 کہ اگر در روزہ و نماز از بندگانش
 کوتاہی واقع شود اور امعان سازد اما
 حق العباد کا ہے معاف نخواہد شد ازخجلہ
 این ہم حق انسانان بر ذمہ یکدیگر است کہ
 یکوشش عظیم از صداقت دین خدا واقف
 کردہ شود فوالقرنی کہ امی حق انسان
 بر ذمہ یکدیگر نیست۔
پہنچم در سورہ بقرہ تحقیق سال میں
 تیس البقران لولوا جو کم
 قبل المشرق والمغرب ولكن
 البقران آمن باليوم الآخر
 والملكۃ والكتب والنبین والی
 المال علی عبہ فوالقرنی والیہمی
 والسالمین وفی الرقب
 واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ الخ۔

نیکی ہی نہیں کہ منہہ کرد اپنے مشرق کی
 طرف یا مغرب کی لیکن نیکی وہ ہے جو کوئی
 ایمان لاوے اور پاد چلی دن پر او
 فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور
 دیو سے مال اوس کی محبت پر ناتیوالو کو
 اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور اہل
 مسافر کو اور مانگنے والوں کو اور گریز
 چڑھانے میں اور کھری رکھے نماز اور دیا
 کرے زکوٰۃ انخاب دیکھو خدا نے تمہاری
 حیلہ بازی پر نظر کر کے یہ ملامت کی ہے جو
 چار رکعت نماز کے سوا اپنے ذمہ کچھ اور
 فرض نہیں جانتے حالانکہ اوس سے
 مقدم ہی اور نیکیاں ہیں مگر بس سے
 مقدم من آمن باللہ ورسولہ اپنے اور
 اپنے ہم جنسوں کی واسطے ہے۔

چہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
 عرب کے ایک فرقے پر کہ جب کاسر دار مالک
 بن نویرہ تھا فقط اسوجہ سے ہما دیا
 کہ وہ لوگ نماز تو پڑھتے تھے مگر زکوٰۃ دینے
 سے انکار کرتے تھے اسکا ذکر سب اس
 سیر کی کتابوں واقعی وغیرہ میں موجود ہے

انکو ہی عین نیست کہ روس خود کو مشرق
 کسید یا مغرب آنا انکو ہی بہالت کہ کسے
 ایمان آرد یا خدا و برزوا السین غیر شگلا
 و برکت اب انبیا و بد مال
 در محبت او با خویشان و یتیمان و
 محتاجان و مسافران و سوال
 کنندگان را و در نامی گرد ہما
 و قیام کند نماز و بد ہر زکوٰۃ انخ
 اکنون بہ بنید حقتالی بر حیلہ
 بازی شما نظر کردہ این ملامت نمود
 است آنا کہ بجز ہما رکعت نماز خیر
 دیگر بر ذمہ خود فرض نمیدانند حالانکہ
 مقدم ازان ہم اب انکو ہما است
 از مقدم من آمن باللہ ورسولہ برا خود
 براے ہم جنسان خود است۔

ششم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر
 فرقہ عرب کہ سردار ش مالک بن نویرہ
 بود محض بہین وجہ ہما و کرد انک
 نماز میخواندند مگر از دادن زکوٰۃ انکار میدا
 حتانچہ این واقعہ در تمامی کتب سیر
 اسلامی مثل واقعی وغیرہ مندرج است

ساتویں اور چھٹی دلیل میرے پاس
 اب یہی ہے کہ مسجد نبویؐ میں گھوڑے باندھا
 والی اور کعبہ پر پتھر پھینکنے والے اور حضرت
 عمرؓ و حضرت عثمانؓ رحمہ و حضرت علیؓ
 کو مسجد میں شہید کرنے والے اور حضرت
 امام حسین علیہ السلام کا مسجد میں سر جدا
 کرنے والے کیا وہ بے نمازی ہی تھے وہ
 تو اس زمانہ کے لوگوں سے زیادہ نماز
 گزار تھے پہر فقط نماز و روزہ کر کے جو تم
 سمجھو دعوت اسلام کی تکلیف سے
 بچ رہے نہ اسکا مہین زبان ہلانے کی
 نہ قلم اڑھانے کی اور نہ اپنی طرف سے
 کوئی دوسرا اسکا کہ پر مقرر کر کے کی آخر
 ہے تو تمام جہان میں جا کر دریافت
 کہ تم بچے ایماندار نہیں بلکہ مسلمان ہی ہو کیونکہ جو
 خدا اور رسول کی حضور میں مقبول نہیں
 وہ بر ملا بے ایمانی ہے خدا مسلمانوں کو
 دین کی ہمت عطا کرے کہ وہ خود اس مہم پر
 مستعد ہوں اور دوسروں کو اس کے غریب
 دین کہ اُدْعَا الی سبیل ربک بالْحکْمۃ وَالْمَوْ
 احسنۃ و جاد اہم بالقی ہی احسن۔

سہتمین آخرین دلیل نزد م حالہ حسینؑ
 کہ در مسجد نبویؐ بستارگان اسپان و
 بر کعبہ سنگ زندگان و حضرت عمرؓ
 و حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ
 را در مسجد شہید کنندگان و در حالت
 سجدہ ہر حضرت امام حسین علیہ السلام جدا گشت
 آیا آن بے نماز بود نہ جاث بلکہ
 آہنا از مہ و مان این زمانہ بیا رہ نماز
 گزار بود نہ این فقط نماز روزہ کردہ اگر
 بغیبہ از تکلیف دعوت اسلام
 محفوظ مانده وین کار نہ ضرورت جنبش
 زبان و نہ حاجت قلم برداشتن و نہ آجبا
 خویش دیگر یا بر این کار مقرر کردن است
 پس از تمام عالم دریافت کیا کہ شما ایماندار
 صادق نیستید بلکہ مسلمان نہیں
 جہا کہ ہر ایمانیکہ بحضور خدا و رسول مقبول
 نیست اور صریح بے ایمانیت خدا ہمنان
 ہمت دین عطا نماید کہ آہنا خود بر این
 کار مستعد شوند و دیگران را ترغیب
 دہند کہ اُدْعَا الی سبیل ربک بالْحکْمۃ وَالْمَوْ
 احسنۃ و جاد اہم بالقی ہی احسن۔

لطیفہ ایک بزرگ اسی شہر ولی مبین
باتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سوار ہو کر عید گاہ تک گئے اس طرح بعض
اور ہمیشہ اس بات میں کوشش کرتے ہیں کہ
کوئی فعل مسنون ترک نہ جائے مگر سب
عجیب فعل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہ جو شعار دعوت اسلام تھا یہ اور نہیں
یا وہ نہ آیا وہ اتباع سنت ہی وہیں تک
پسند ہے جہاں تک قانون مکاری
کے خلاف نہ ہو یہ لوگ بچہ کو چھانٹے اور
اونٹ کو لگال جاتے ہیں۔ (دقی ۱۲۳)

لطیفہ تحفہ دروہل باتباع سنت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم۔ برتر سوار شد
بایعید گاہ رفت و بزمین طور بعض کو شتر
میکند کہ امی فعل مسنون ترک نہ شود
مگر عمدہ فعل رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کہ شعار دعوت اسلام
بود گاہے بیاد نمی آزند بے
اتباع سنت ہم ہمون قدر
پسند خاطرست کہ از قانون مکاری
خلاف نہ شود اینجا ہر ہون شال صداقت کو حجت
پسند شعار البکار میرید و شتر را بلع میکند۔

مضمون صنف جناب امام من مناظرہ اہل کتاب سید صدر الدین
محمد ابو المنصو۔ و ترجمہ فارسی محمد سکندر بابر خان صاحب

قال المد تعال و ما ارسلناک الا کافۃ لئلا
یشرا و ینذیرا۔ ترجمہ اور تجھ کو جو پہنچنے
بہیجا سوسارے لوگوں کی واسطے خوشی
اور درسنانے کو (سبا + ع) کسی مسلمان کو
اس عہدے سے چارہ نہیں ہے کہ حضرت
رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رسالت عام تھی یعنی تمام جہان کو
واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ فقط

قال المد تعال و ما ارسلناک الا کافۃ
لئلا یسیرا و ینذیرا ترجمہ فرمود اللہ جل شانہ
و نفر ستادیم ترا مگر برائے ہمہ مردمان بشا
دہندہ و ترسانندہ (سبا + ع ۳)
بچہ مسلمان تا از پر عہدہ چارہ نیست کہ رسالت
خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم عام بود یعنی برائے ہمہ جہان مبعوث
شدہ بود و نہ نہ برائے چند بن مسلمانان کہ

اوتنی ہی مسلمانوں کے لئے جو بدعتی
 وہابی کے جھگڑوں اور فضول باتوں میں
 مبتلا رہتے ہیں کیونکہ جس مسلمان کو حضرت
 صلعم کی رسالت عام کا عقیدہ نہیں
 نص قرآن کا انکار کرنے والا ہوا اور یہ
 کفر ہے لیکن اس طرح کی عقیدہ اور ایمان
 علامت کیا ہے کیا یہی نہیں کہ تمام
 جہان میں اسلام کی دعوت اپنے ذمہ
 لازم جانتا کیونکہ اگر مسلمان اس کوشش سے
 پہلو ہٹ کر نہیں لگتا تو کیا یہود و نصاریٰ سے
 اسلام کی توقع ہو سکتی ہے ہرگز نہیں
 کوئی مسلمان جو اس کوشش کو اپنے
 ذمہ لازم نہیں جانتا وہ دین اسلام کو
 غیروں کی نظر میں بقدر ہٹا رہا ہے کیونکہ
 جب مسلمان ہی اپنے مذہب کی رونق
 اور ترقی پناہیں تو غیروں کو کمان تک اور
 مذہب کو خفیف اور حقیر بنائینگے پس ہم
 جواب دہی مسلمانوں کو خدا کے حضور
 سب سے زیادہ دشوار ہو جائے گی دیکھو دنیا
 میں خون کرنا ناقابل عفو جرم سمجھا جاتا ہے
 لیکن کسی مسلمان بیگناہ کو قتل کر دینا

درخت از رع بدعتی و وہابی مبتلا
 میمانند و در فضول سخنان مگردان
 و ہر آن مسلمانے را کہ بجام دست
 حضرت عقیدہ نیست اواز نص قرآن
 منکر است و این صریح کفر است آنا
 این چنین عقیدہ و ایمان را علما
 چیت آیا ہمین نیست کہ ہمہ عالم
 دعوت اسلام را بذمہ خود لازم دہیم
 چرا کہ اگر مسلمانان ازین کوشش
 پہلو ہٹی کفر و باز چہ از یہود و نصاریٰ
 توقع این کار توان داشت نہ بلکہ
 ہر مسلمانیکہ این کوشش را بذمہ
 خود لازم نمیداند اسلام را بنظر دیگران
 بیست در میانید چرا کہ وقتیکہ مسلمانان
 رونق و ترقی مذہب خود نخواہند
 دیگران تا کجا مذہب اسلام خفیف و
 حقیر نخواہند دانست پس این
 جواب دہی مسلمانان را بحضور خدا
 از ہمہ زیادہ تر دشوار خواہد شد ویدہ باید
 کہ در دنیا خون کردن جرم ناقابل عفو
 ہمیدہ میشود اما مسلمانے را بیگناہ

اوس ہی آسان ہی کہ ایک جہان کی خلیج
 واصل ہونے سے بے پروا رہنا اور دنیا
 مردہ زندہ کرنے سے یہ بہتر ہے کہ کسی
 گمراہ کو دین و ایمان کی راہ پر لانا کیونکہ
 کسی گمراہ کا ہدایت یافتہ ہونا اوس ہی بہتر
 ہے کہ کوئی مردہ زندہ ہو کر گمراہی میں اپنا
 وقت بسر کرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے لان ہید اللہ بک رجلاً
 واحد خیر لک من ان تکون لک حمر النعم
 (رواہ بخاری) یعنی بخاری میں سہل بن
 سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے
 فرمایا کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے
 سب سے تیرے واسطے بہتر ہے تجھ کو
 مٹخ اونٹ ملنے سے اسٹہ۔ یہ حضرت
 رسول اللہ صلعم نے حضرت علی سے فرمایا
 تم عرب کے لوگ مٹخ اونٹ کو بہت
 عمدہ اور عزیز جانتے تھے اسلئے حضرت
 نے فرمایا کہ دنیا کی عمدہ ترین حاصلات
 کسی ایک شخص کو دین و ایمان کی راہ پر
 لانا بہتر ہے پھر اسلام کی اسٹہ بڑے
 حق کو اپنے اوپر واجب بنانا علامہ رکن

قلم ساقی انان آسان ترست کہ از جہنم
 واصل شدن جہانے بے پروا ماندن
 گمراہ ہے راہ راہ دین و ایمان آوردن
 بہ از انکہ یک مردہ را زندہ کردن چرا کہ
 ہدایت یافتہ شدن گمراہ از ان بہترست
 کہ کسی مردہ زندہ شود و باز وقت خود
 در گمراہی بسر نماید۔ فرمود رسول اللہ
 صلعم لان ہید اللہ بک رجلاً واحد
 خیر لک من ان تکون لک حمر النعم
 (رواہ بخاری) یعنی بخاری میں سہل
 بن سے روایت ہے کہ حضرت صلعم فرموا
 کہ ہدایت یافتن مردے از سبب تو بہتر
 است ترا از یافتن شتر سرخ
 انخ و این ارشاد حضرت رسول اللہ
 صلعم از حضرت علی فرمود و وہ بود
 و مردمان عرب شتر سرخ را بہت
 عمدہ و عزیز میدانند نابرا ان حضرت
 صلعم فرمودند کہ شخصے را براہ دین
 آوردن بہترست از عمدہ ترین
 حاصلات دنیا سل بن حق متکرم اسلام
 بندہ خود واجب دانستہ عمل اوہ انکار

قرآنی اور تحقیر اسلام کے صریح کفر بلکہ اقرار
سے بھی اشد تر ہوا یا نہیں فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے لایو مین احد کم

حتے اکون احب الیہ من والدہ وولدہ وائس

اجمعین متفق علیہ۔ بخاری اور مسلمین

النس رضی سے روایت ہے کہ حضرت فی

فرمایا کہ نہیں پورا ایمان دار ہونے کا تمہیں

سے کوئی جب تک میں اس کے نزدیک

زیادہ تر دوست نہو جاؤں اس کے

باپ اور بیٹے اور سب آدمیوں سے

پس اس شخص کا عاقبت میں کیا حال

ہوگا جو باپ اور اولاد کی محبت کے علاوہ

محض بی بی تن آسانی اور کم ہمتی سے حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی

سے کچھ غرض نہیں رکھتا کیونکہ بالاتفاق

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی

اس سے زیادہ اور کسی نیکی میں نہیں

ہے کہ دین اسلام لوگوں میں پھیلا یا جائے

جبکہ واسطے خدا نے سارے انبیاء

علیہم السلام کو بھیجا اور کتب میں متواتر

مازل ملین اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنی و تحقیر اسلام صریح کفر بلکہ اشد تر ہمت
فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایو مین

احد کم حتے اکون احب الیہ من

والدہ وولدہ وائس اجمعین

متفق علیہ۔ در بخاری و مسلم از انس

روایت است کہ فرمود رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کہ ایک شخص اگر خدا کا

احد سے حتے کہ میں در نظرش محبوب

نہا بشیم از پدرش و پسرش و از

مردمان۔ پس حال کی شخص قیامت

کچھ خواہد شد۔ کہ قطع نظر از لفت

بدر و اولاد و محبت تن آسانی و کم ہمتی

خود از رضامندی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سچ غرض نہ دارد و بالاتفاق

رضامندی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

زاید ازین در کدام نیکی نیست

کہ دین اسلام در عالم اشاعت

یابد کہ خداوند تعالیٰ فقط برائے

ہمین کار انبیاء علیہم السلام

فرستادہ و کتب متواترہ نازل نمود

و حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی ساری عمر اسی کوشش میں بسر کرے
 اگر کوئی شخص یہ خدمت اپنے ذمہ واجب
 نہ جانے وہ سیکڑوں مجلسین میلاد شریف
 کی کرے ساری عمر روزے رکھے وظیفے
 پڑھے کچھ بھی بکار آمد نہیں ہے نہ اونٹنی
 نماز خدا کے واسطے ہے نہ روزہ نہ حج
 نہ زکوٰۃ نہ کوئی اور نیکی وان لم تفعل فما
 بلغت رسالتہ یہ مت سمجھو کہ جہاد کرنا دنیا
 میں اسلام پہلانے کا وسیلہ ہے جہاد
 اسلام پہلانے کے واسطے نہیں بلکہ فساد
 رفع کرنے اور امن قائم کرنے کے واسطے ہے
 جو کہ دنیا کے اختیار والوں پر منحصر ہے مگر
 دعوت اسلام کا اتمام ہر غریب و امیر
 مسلمان پر فرض ہے کچھ حکومت و
 ثروت و اختیار پر منحصر نہیں ہے۔ فرمایا
 حق تعالیٰ نے وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْتَعِينُ
 دیکھو الٰہی بے انتہا (لقرع ۲۴ جز ۲)
 خاتم المفسرین شاہ عبد القادر صاحب
 اس آیت کے فائدے میں لکھتے ہیں کہ
 لڑائی کافروں سے اسی واسطے ہے کہ
 ظلم موقوف ہو اور دین سے گمراہ نکر سیکیز

ہمہ عمر خود را در ہمین کوشش بسر کرے
 شخصیکہ این خدمت را بدمہ خود واجب
 نداند اگر ہمہ عمر روزہ دارد و صد ہا بکار
 میلاد نماید وظیفہ بخواند و بچکونہ بکار
 آمدنی نیست نہ نماز او برائے
 خداست نہ روزہ نہ حج نہ زکوٰۃ نکلا
 نیکی وان لم تفعل فما بلغت
 رسالتہ و این نہ فہمید کہ جہاد
 نمودن در دنیا برائے اشاعت اسلام
 است بلکہ جہاد محض برائے
 رفع فساد و امن قائم کردن است
 و این بر اہل اختیار منحصر است
 مگر دعوت اسلام بر ہمہ غریب و امیر
 فرض است نہ انیکہ بر حکومت و ثروت
 و اختیار فرمود خداے تعالیٰ و قالوا لکم
 حتی لا یکون فتنۃ و یکون الدین
 بعد الخ (لقرع ۲۴ جز ۲)
 خاتم المفسرین شاہ عبد القادر صاحب
 در فائدہ این آیت می لکھتا کہ جنگ
 از کف ران برائے ہمین است کہ
 ظلم موقوف شود از دین گمراہ کردن نتوانند

اور حکم اللہ کا جاری رہے اگر تالیج ہو کر تین
 تو لڑائی کی حاجت نہیں اور ایمان تو
 دل پر موقوف ہے زور سے مسلمان کرنا
 کیا حاصل آتے ہیں لوگ مساکین
 اسلام میں ہیں یا چال چلن رکھنا چاہتے
 جس سے اسلام کی صداقت اور راست
 بازی غیر دن کے دلمین جگہ پکڑے اور
 دنیا کی شان و شوکت کو حقیر جان کر
 عاقبت کی خوبیوں کے مشتاق ہوں
 مجھے ایک شخص کا حال یاد ہے جسے تین سو
 روپیے کیسے پاس امانت رکھے چند
 عرصے بعد وہ امانت سے انکار کر گیا اوسنے
 اپنی عزت اور سوخ پر ہوسا کر کے عدالت
 میں نالش کی مگر کامل ثبوت نہ ہم ہو سکا
 کے سبب مقدمہ ہار گیا تب فروتنی کر گئی
 پڑی ایک دن وہ شخص جسکے پاس امانت
 تھی سخت بیمار پڑا اسے غریزوں سے زیادہ
 بیماری میں خدمت کی یہ نیک نیتی اوسکے
 دل پر تاثیر کر گئی اور تین سو روپیہ امانت کے
 ادا کرنے واپس کر دئے پس اس طرح
 جب بھری دین اسلام کو اسطے لوگوں کی

و حکم خدا جاری ماند اگر تالیج شدہ بمانند
 بیچ حاجت جنگ نیست و ایمان
 بر دل علاقم دارد بحسب مسلمان کردن
 چه حاصل است آنتہ ما مساکین
 اسلامیم مارا این چنین شائستگی
 باید کہ ازان صداقت اور استبازی
 اسلام بر دل دیگران جاسے گیر و درود
 شان و شوکت دنیا را حقیر دانستہ
 مشتاق خوبی عاقبت شوند۔
 مرا حال شخصی یاد است کہ سہ صد
 روپیہ نزد کسے امانت نہاد چون چند
 گزشت آن ازامانت انکار کرد و
 این بر عزت و رسوخ خود اعتما
 کردہ در عدالت مستغیث شد مگر
 سو دن کامل ثبوت از عدالت ناکام
 پس فروتنی کروں لازم افتاد و وہ شخص
 نزدش امانت نہادہ بود سخت بیمار افتا
 انیکس زیادہ تر از غریزان بیماریش نمود
 این نیک کرداری بردش موثر شد و امانت
 را با و واپس داد بحسب اگر ما ہم بر اسے
 دین اسلام در نظر مردمان صاف دل

نظر میں صاف دل اور نیک نیت پائے
 جا بیٹھے تو ممکن نہیں کہ اس کی تاثیر اسلام
 کی قدر و منزلت نگوون کی نظر میں نہ بڑھا
 فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اذاکان یوم القیمۃ رفع اللہ الی کل
 مسلم ہو یا اور نصرانیا فیقول ہذا فکا لک
 من النار۔ یعنی مسلم بن ابو موسیٰ نے
 سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ
 صلعم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا
 تو خدا ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا
 ایک نصرانی دلیگا پہر فرماوے گا کہ یہ تیری
 دوزخ کی غلصی کا بید لاسے انتہی اس
 حدیث کے شارح کا قول ہے کہ یہ اون
 مسلمانوں کے حق میں ہے جو بے غذا
 بہشت میں جاوینگے اس واسطے کہ حضرت
 صلعم اکثر مسلمانوں کو شفاعت کر کے
 دوزخ سے نکلوا دینگے اگر سب دوزخ سے بچتے
 تو شفاعت کی بہر کیا حاجت تھی انہی پہا
 ظاہر ہے کہ یہ حدیث سب مسلمانوں کو حق
 میں نہیں بلکہ فقط انہیں مسلمانوں کیلئے
 ہے جو ہو ورنہ اس کے اعتراضوں کا

ونگو کار و پاک طینت یافتہ شویم در ان
 حال ممکن نیست کہ تاثیرش قدر و منزلت
 اسلام در نظر دیگران نیفزاید۔
 فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذاکان یوم القیمۃ رفع اللہ الی کل
 مسلم ہو یا اور نصرانیا فیقول ہذا فکا لک
 من النار یعنی در مسلم از ابو موسیٰ نے
 روایت ہے کہ فرمود رسول اللہ صلعم
 ہر گاہ کہ روز قیامت خواہد شد
 خدا تعالیٰ ہر مسلمان را ایک یہودی
 یا ایک نصرانی عنایت خواہد ساخت باز خواہد
 فرمود کہ این معاودہ غلصی تو از دوزخ
 قول شارح این حدیث است کہ
 این اشارت در حق آن مسلمانان است
 کہ بے عذاب در جنت خواهند رفت زیرا کہ
 آنحضرت صلعم شفاعت اکثر مسلمانان کردہ
 از دوزخ را خواہند کہ ناسد اگر مسلمہا
 از دوزخ محفوظ ماند بے باز حاجت عتقا چو بودہ
 از نجا ظاہر ہے کہ این حدیث شریف در حق
 جملہ مسلمانان نیست بلکہ در حق ہمہ ان مسلمانان است
 کہ انہا جواب اعتراضات یہود و نصاریٰ علی

جواب دیتے اند اسلام کی فضیلت اور پھر
ظاہر کرنے ہیں اور جو مسلمان کہ ان لفظوں کی
مدد کرتے وہ حضرت صلعم کی شفاعت سے
نجات پا جائینگے لیکن جو نہ خود دعوت اسلام
کرتے اور نہ ان دعوت اسلام کرنے والوں کی
خدمت گزار ہوتے وہ نہ یہود و نصاریٰ کے
خدیدہ کے اور نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت کے مستحق ہو سکتے ہیں۔

یہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حجۃ یوم النقیمة ناس من المسلمین بذلوا

امثال الجبال یغفر ہا اللہ لہم ویصحبہا
علی الیہود و نصاریٰ۔ یعنی لاؤ میں کو
کچھ مسلمان لوگ اپنے گناہ پہاڑوں کی
برابری والا اون گناہوں کو اون سے
معاف کر دیگا اور اون گناہوں کو یہود و
نصاریٰ پر رکھ دیگا انتہی۔ شام حدیث
کا قول ہے کہ اس حدیث میں وہ مسلمان
مراد ہیں جن کو یہود و نصاریٰ سے سخت
تکلیفات پہنچی اور انہوں نے صبر کیا
انتہی پس یہ سخت تکلیفات کی برداشت
کرنیوالے محض و اعظمین رو نصاریٰ ہیں

میدہند و فضیلت اسلام برانہا ظاہر
می نمایند و مسلمانان کہ مدد این چیز
و اعظمان می کنند شفاعت حضرت صلعم
نجات خواهند یافت لیکن کسانیکہ نہ خود دعوت
اسلام نمایند نہ خدمت گزاری دعوت کنندگان
اسلام میکنند انہا نہ مستحق خدیرہ یہود و
نصاریٰ و نہ مستحق شفاعت حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتوانند شد
باز فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یحییٰ یوم النقیمة ناس من المسلمین بذلوا

امثال الجبال یغفر ہا اللہ لہم ویصحبہا
علی الیہود و نصاریٰ۔

یعنی خواهند آدر و بعض مسلمانان گناہ کا خود
مثل کو کا حصتہ آں گناہان را از انہا
معاف فرمودہ آں گناہان را بر یہود و
نصاریٰ خواہد نہاد۔ قول شارح
این حدیث است کہ درین حدیث مراد
ہوین مسلمانند کہ آہارا از یہود و نصاریٰ
رسیدہ اند و انہا صبر نمودند۔

پس برداشت کنندگان سخت تکلیفات
محض و اعظمین رو نصاریٰ ہستند

جنہیں ہر عام اہل کتاب سے گفتگو اور مناظرہ
 میں بہ سبب اپنی حالت مسکینی کے طرح
 طرح کی سخت و سست باتیں سنی شرتی
 ہیں گویا اونہیں کے حق میں حق تعالیٰ
 فرماتا ہے ولتسمن من الذین اولوا الکتاب
 من قبلکم ومن الذین اشکوا اذا کثر ا-
 یعنی جسے میں اون لوگوں سے جہنم کا
 دی گئی جسے پشیر اور مشرکوں سے بدگلی
 بہت آتی ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہئے
 کہ دعوت اسلام میں دل سے کوشش کرنی
 ہوں اور یقین کریں کہ ہماری صدق بیانی
 سے اگر مالک کتاب میں سے کوئی ایک بھی
 اسلام کے طرغض مائل ہوا تو یہ بات ہمارے
 لئے شرف اور ثناء ہے ہر عمدہ ترین صلوات
 دنیا سے بہتر ہے اور اگر اہل کتاب میں سے
 کوئی بھی اسلام کے طرغض مائل ہوا تو وہ
 ہمارے گناہوں کا فدیہ ہوگی فقط و عظیم
 روضائے گناہوں کا فدیہ ہوگی
 نہ ہم کہ اون سب مسلمانوں کے گناہوں کا
 جو عیش عشرت میں زندگی بسر کرتے
 اور تائید اسلام سے کچھ کام نہیں لیتے، ہیں

کہ آہنا در مناظرہ و گفتگو بہت مسکینی خود
 انواع و اقسام سخت و سست بشنوند
 در حق او شان حق تعالیٰ میفرماید۔

ولتسمن من الذین اولوا الکتاب
 من قبلکم ومن الذین اشکوا
 اذا کثیرا۔ یعنی می شنوند آہنا
 کہ دادہ شد آہنا را کتاب پیشتر از
 شنوا از مشرکان بدگویی ہمارے
 بسیار۔ پس مسلمانان را باید کہ در
 دعوت اسلام از دل کوشش کنندگان
 باشند و یقین کنند کہ از صدق بیانی
 مایان اگر از اہل کتاب کچھ ہم مایل بجا نبلا
 شدہ بہتر از شتر سرخ یعنی عمرہ
 ترین حاصلات دنیا است و اگر از
 اہل کتاب کسی مائل بسوائے اسلام
 پس آہنہ فدیہ گناہان ما خواہند
 شد و فقط فدیہ گناہان ما عظیم
 روضائے خواہند شد نہ انیکہ فدیہ
 گناہان آن ہمہ مسلمانان کہ در عیش
 عشرت زندگی بسر می نمایند
 و تائید اسلام سر و کار سے ندارند

جنہیں ہر عام اہل کتاب سے گفتگو اور مناظرہ
 میں بہ سبب اپنی حالت مسکینی کے طرح
 طرح کی سخت و سست باتیں سنی شرتی
 ہیں گویا اونہیں کے حق میں حق تعالیٰ
 فرماتا ہے ولتسمن من الذین اولوا الکتاب
 من قبلکم ومن الذین اشکوا اذا کثر ا-
 یعنی جسے میں اون لوگوں سے جہنم کا
 دی گئی جسے پشیر اور مشرکوں سے بدگلی
 بہت آتی ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہئے
 کہ دعوت اسلام میں دل سے کوشش کرنی
 ہوں اور یقین کریں کہ ہماری صدق بیانی
 سے اگر مالک کتاب میں سے کوئی ایک بھی
 اسلام کے طے مائل ہوا تو یہ بات ہمارے
 لئے مسخر اور نفع دہ ہے ہر عمدہ ترین صلوات
 دنیا سے بہتر ہے اور اگر اہل کتاب میں سے
 کوئی بھی اسلام کے طے مائل ہوا تو وہ
 ہمارے گناہوں کا فدیہ ہوگی فقط و عظیم
 روضا سے کے گناہوں کا فدیہ ہوگی
 نہ ہم کہ اون سب مسلمانوں کے گناہوں کا
 جو عیش عشرت میں زندگی بسر کرتے
 اور تائید اسلام سے کچھ کام نہیں لیتے، ہیں

کہ آہنا در مناظرہ گفتگو بہت مسکینی خود
 انواع و اقسام سخت و سست بشوند
 در حق او شان حق تعالیٰ میفرماید۔

ولتسمن من الذین اولوا الکتاب
 من قبلکم ومن الذین اشکوا
 اذا کثیرا۔ یعنی می شنوند آہنا
 کہ دادہ شد آہنا را کتاب پیشتر از
 شنوا از مشرکان بدگویی ہمارے
 بسیار۔ پس مسلمانان را باید کہ در
 دعوت اسلام از دل کوشش کنندگان
 باشند و یقین کنند کہ از صدق بیانی
 مایان اگر از اہل کتاب کچھ ہم مایل بجا نبلا
 شدہ بہتر از شتر سرخ یعنی عہد
 ترین حاصلات دنیا ست و اگر از
 اہل کتاب کسی مائل بسوئے اسلام
 پس آہنہ فدیہ گناہان ما خواہند
 شد و فقط فدیہ گناہان ما عظیم
 روضا سے خواہند شد نہ انیکہ فدیہ
 گناہان آن ہمہ مسلمانان کہ در عیش
 عشرت زندگی بسر می نمایند
 و تائید اسلام سر و کار سے ندارند

ایک بات اور یہی قابل غور یہ ہے کہ اکثر
 او بابش لوگ جو ہر طرح سے دنیا حاصل کرتے ہیں
 مشاق مین و غطر و نصارے کو بھی ایک
 قسم کی آمدنی سمجھ کر بازاروں میں شام
 کی وقت تھوڑی دیر غل مچا لیتے ہیں اور
 عوام لوگوں میں و غطر و نصارے مشہور
 ہو کر چندہ وصول کرتے پرتے ہیں اور اس
 کہ اس فن میں کچھ پڑنا ہو یا کسی طرح کی
 لیاقت حاصل کی ہو یا اپنا چال و چلن
 سدا رہا ہو کیونکہ اوہنیں پڑتے اور سیکھتے
 سے غرض نہیں بلکہ فقط روٹی پیدا کرنے
 سے جس طرح ہو سکے غرض ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو غوط
 کہنے سے جبراً باز رکھیں تاکہ دین اسلام
 کی بدنامی نہ ہو اور شرارت پسینے نہ پائے
 اور مسلمانوں کے بھی امن و راحت میں
 خلل نہ آئے اسلام ہمہ وجہ علم ہے نہ
 یہ کہ جہل اسکے شائع کرنے کی واسطے
 و اعظ زعم زبان مسکین مزاج فتن
 نیکو آہ خلائق اور اسی فن میں تعلیم یافتہ
 ہونا چاہئے اور جس میں یہ صفات پائی جائیں

سخنے دیگر تم قابل غور ہے کہ اکثر اوشان
 در فن حصول متاع دنیا مشاق و
 چالاک اندو غطر و نصارے را اسم قسمی از
 آمدنی فہمیدہ در بازار با بوقت شام اند
 شور و غل نمودہ در عوام دا غطر
 رد و نصارے مشہور شدہ تحصیل
 زر چندہ میکنند حالانکہ درین
 فن نہ ہیچگونہ لیاقت پیدا
 ساختہ نہ حسن کردار خود ثابت
 کردہ اند پس آہنا را از آموختن این
 فن سر و کارے نیست بلکہ مقصدشان محض
 پیدا کردن نان است۔

مسلمانان را باید کہ این چنین کسرا
 جبراً از و غطر و نصارے باز دارند
 تاکہ بدنامی اسلام نشود و شرارت پسینہ
 و در امن و راحت اسلامیان خللے
 راہ نیاید اسلام ہمہ وجہ علم است نہ شک
 جہل بر اسے شائع کردن آن و غطر
 نرم زبان مسکین مزاج فتن نیکو آہ
 خلائق و درین فن تعلیم یافتہ بودن
 لازم است و در آہنا کہ این صفات یافتہ ہوں

مسلمانوں کو ہرگز روا نہیں ہے کہ اسے
 رعس اور غلام رکھنے دین کہ اسکا انجام
 سب ناس و ملام کے قیام ایک نیکل
 ہو جائیگا اسلئے ملک اور انہی قانون کی
 جیسے موافقت کیجئے لئے ہیں بہتر
 ہے کہ مشیر سے ایسی ہیوہ شخص
 کو خواہ اپنے اتفاق سے خواہ حاکم وقت
 کو اختیار کر کے بے تامل و غما کرنے سے
 روک دین ہرگز اس میں غفلت ناکرین
 کہ خدا اور انسان کی نظر میں یہ پسندیدہ
 فقط

مسلمانان را لازم است کہ انجمن و اعظم
 ہرگز رعس عام اجازت و عطف کردن نہ بند
 و نہ انجاش روزے و حق بمخاصہ
 عام مشکل خواہ شد نہ بلان برانچہ مسلمانان
 از سخت ترین مواخذہ ملکی و آبی قانون ہر
 بہتر است کہ مشیر این چنین یہ وہ
 کو بیان را خواہ از اتفاق خود خواہ
 سب کم وقت اطلاع کر وہ بے تامل از
 و عطف کردن باز دارند ہرگز و رین آ
 نہ نمایند کہ فی نظر انسان و خدا بہین پسندیدہ
 تراست - فقط -

مقت

واضح باد کہ درین کتاب در صفحہ ۱۲ و ۱۳ - اسرار علماء دہلی در امپور کہ مرقوم شدہ اند
 بعضی از انہا بہ تصحیح و بعضی بہ تشریح حاجت وارند یعنی محمد اکبر خان کہ نوشتہ شدہ است
 تصحیح محمد ابوالفتح غلام اکبر - و این بزرگ از علماء دہلی ہستند - و امیر احمد کہ نوشتہ شدہ
 است - و از ان مولوی امیر احمد صاحب مدرس مدرسہ اکبر آباد ابن مولانا امیر حسن
 صاحب سہوانیت - و از محمد سعد الدمدرا مولانا مفتی سعد الدمدرا صاحب مفتی
 عدالت بایت رامپور - و ازین نام یعنی چوڑ فرید محمد عمر - مراد مولوی محمد عمر
 صاحب ابن مولانا محمد فرید الدین صاحب دہلیست
 کہ از کتاب جواب سہ ۱۲۹۵ ہجری قمری بقی ۱۲۹۵ ہجری قمری مطبع انصریح دہلی طبع شدہ
 محمد یحییٰ صاحب جواب

ضمیمہ ایمان الایمان

استفتاء

چند سفیرانید علماء دین کہ قرآن مجید کو کسی دوسری زبان میں ترجمہ کر کے چھپوانا بہتر ہے یا دین اسلام اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تکذیب کرنیوالوں کا رد لکھ کر چھپوانا بہتر ہے منوالا کردہ قطع کنائین بہتر ہے بیتوا تو جروا

جواب

باوجود تکذیب دین اسلام ازہمہ کار ہا مقدم ہیں واجب است کہ تردید بخندین کنان تحریر کرد و طبع کنائین

جواب

باوجود تکذیب دین اسلام سب سے مقدم ہے و ایسا کہ ایسے لوگوں کا رد لکھ کر چھپوانا چاہیے۔

دوم اینکه ترجمہ قرآن مجید نہ فرض است و نہ واجب است و نہ سنت است و نہ محبت است زیرا کہ مسلمانان ہر ملک عربی تحصیل کر کے قرآن کے مطالب سمجھ لیتے ہیں اور جو علماء اسلام ہیں ان کے واسطے تو ترجمہ قرآن کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے اگر مخالفین اسلام کے اعتراضوں کا رد علماء اسلام کے ذمہ سب سے بڑا فرض ہے و ان کو تفعل فما بلغت رسالتہ -

دوم اینکه ترجمہ قرآن مجید نہ فرض ہے نہ واجب ہے نہ سنت ہے نہ محبت ہے کیونکہ ہر ملک کے مسلمان علم عربی تحصیل کر کے قرآن کے مطالب سمجھ لیتے ہیں اور جو علماء اسلام ہیں ان کے واسطے تو ترجمہ قرآن کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے اگر مخالفین اسلام کے اعتراضوں کا رد علماء اسلام کے ذمہ سب سے بڑا فرض ہے و ان کو تفعل فما بلغت رسالتہ -

سوم اینکه جو ترجمہ قرآن زبان انگریزی و فرانسیسی میں مگر انہیں پڑھ کر علماء نصاریٰ دین اسلام پر اعتراض کرتے ہیں ان کے جواب میں جو کتب تہذیب و تمدن و تاریخ و جغرافیہ و طب و فہرست کتب و تصانیف و غیرہ

سوم اینکه جو ترجمہ قرآن زبان انگریزی و فرانسیسی میں مگر انہیں پڑھ کر علماء نصاریٰ دین اسلام پر اعتراض کرتے ہیں ان کے جواب میں جو کتب تہذیب و تمدن و تاریخ و جغرافیہ و طب و فہرست کتب و تصانیف و غیرہ

خاصی کی تصنیف لازم ہوئی تھی نظر کے ذریعہ لازم تھا قطع نظر ازین مثیلا سلمان ان کے ترجمہ
مسلمان قرآن کا ترجمہ پڑھتے ہیں مگر فقط آسانی کے لیے قرآن پڑھنا نہ گریہی قد خواندہ و فہم قرآن
مخالفین اسلام کے مترادف کو دفع نہیں کر سکتے مخالفین اسلام کو ان نیتوں سے روکا گیا کہ انہیں
جینک اس فن کی کتاب کو نہ پڑھیں اس فن خاص مطالعہ نہ نمایند

چوتھے یہ کہ ترجمہ قرآن چھپوانے سے کتب مخالفہ چھپانے کی ایک ازالہ طبع ترجمہ قرآن الطبع کتب
اسلام چھپوانا مشکل اور محنت کا کام ہے کیونکہ ترجمہ قرآن مخالفین اسلام کو مشکل از کار کا بہت است
قرآن مجید چھپوانے کی شخص مخالفین اسلام کی طرف سے زیادہ بوجہ الطبع ترجمہ قرآن مجید شخصی از جانب
سے کہی خطرہ میں نہیں پڑا ہو مگر اسلام پر غرض مخالفین اسلام کا یہی کامی خطرہ نیتاً وہ
کرنیوالوں کی تردید سے ہر وقت جان بچا کا خطرہ مگر از تردید مترادفات مخالفین اسلام ہر زبان
بنامہ ہر جیسے کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے لَتَبْأَنَّ
فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ مِنَ الَّذِينَ
أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الَّذِينَ
أَذَى كَثِيرًا وَإِنْ تَصَابَرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ
ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ پس جو لوگ ترجمہ
قرآن چھپوانے پر اکتفا کرتے اور مخالفین اسلام
کے مقابل سینہ سپر ہونا نہیں چاہتے ان کی کم متنبی
ہے ایسے لوگوں کا نہ فقط ترجمہ چھپوانا بلکہ قرآن پر
سببی علامت ایمان نہیں ہے علامت ایمان انہیں

پانچویں یہ کہ جبکہ بخوبی ظاہر ہے کہ مخالفین اسلام بخیر ان کی کہ چون بخوبی ظاہر ہے کہ تردید مخالفین
کی تردید محض اظہار عظمت قرآن مجید کے واسطے ہے اسلام محض عجب عظمت قرآن مجید کی عظمت و نصرت
تو کیونکہ جائز ہے کہ محض ترجمہ قرآن چھپوایا جائے کیونکہ جائز یا نہ کہ محض باطل ہے ترجمہ قرآن

اور قرآن پر فرائض کی تردید سے کہ اہل ہمارے
 عظمت قرآن اسی پر محصور ہے چشم پوشی کی جائے
 پس ایسے لوگوں کو انطباع ترجمہ قرآن سے کچھ ہی
 امید ثواب نہ کرنا چاہیے۔

چہترین یہ کہ اگر تمام دنیا میں ایک ہی ترجمہ قرآن
 کسی بانی نہیں جو تب ہی مسلمانوں کا کچھ ہرچہ نہیں
 کیونکہ عربی خوان علماء اسلام دنیا میں اسی لیے ہزار
 کہ عالمہ مسلمین اُنھے مطالب قرآن دریافت کر لیتے
 ہیں اور سیکڑوں برسوں تک جو ترجمہ قرآن ہوا
 تھا تب ہی مسلمانوں کا ایمان جاتا رہا تھا مگر خدا
 اسلام کی تردید اور دعوت اسلام تو اُسی وقت سے
 فرض ہے جبکہ قرآن نازل ہوا تھا اور ضروریات دین
 تو ہمیشہ سوا قرآن کے اور کتابوں اور عالموں کے معلوم
 کئے جاتی ہیں لیکن مخالفین اسلام کی تردید ہو کر
 بیشمار مسلمان قرآن خوان اپنے مذہب کے برگشتہ
 ہو چکے اور دین اسلام کو بطل سمجھنے لگتے ہیں ایسی
 کتابوں کا جوہر انما ترجمہ قرآن سے مقدم ضرور ہے۔
 ساتویں یہ کہ ترجمہ قرآن مجید میں مسلمانوں کے واسطے
 ہے جنہر اصل زبان قرآن کا علم حاصل کرنا فرض ہے
 اور اس سبب سے کہ ترجمہ کے محتاج نہیں رہ سکتے ہیں
 پس ترجمہ بیکار ہو گا مگر مخالفین اسلام کے پاس قرآن
 شد و در دست مخالفین اسلام قرآن گذشتن

خاصیت کہ وہ آیہ از ترجمہ مفسرین بر قرآن کے علم
 عظمت قرآن منحصر نہ آست چشم پوشی نہائیم
 انجین کس از انطباع ترجمہ قرآن ہم توقع
 ثواب بناید داشت

ششم انیکہ اگر تمام دینی زمین کی ہم ترجمہ قرآن
 دیگر زبانانی نباشد تا ہم کچھ ہرچہ بجالان
 زیرا کہ مسلمان عربی خوان در زمانہ پستی میں تھے
 بودہ اند کہ عالمین از و شان مطالب قرآن دریافت
 مینمودہ باشند و تا صد ہا سال کہ ترجمہ قرآن نشدہ
 بود تا ہم نقصی در ایمان مسلمانان نہ نیافتہ مگر تردید
 مخالفین اسلام و دعوت دین اسلام از وقتیکہ قرآن
 نازل شدہ بود فرض است و ضروریات دین
 دانا از کتابہائیکہ علاوہ از قرآن بودہ اند و از
 علماء اسلام دریافت کردہ میشود لیکن از تغافل قرآن
 مخالفین اسلام مثلاً مسلمانان قرآن خوان از ہر حصہ
 برگشتہ و دین اسلام باطل دانستہ اند انطباع
 انجین کتب تا نیک اسلام لہذا انطباع ترجمہ قرآن مقدم ضرور
 مقتضی ایکہ ترجمہ قرآن محض بر مسلمانان است کہ
 کہ بآہنہ تحصیل علم زبان قرآن فرض است و از
 اوشان محتاج ترجمہ نمی مانند پس ترجمہ بیکار
 شد و در دست مخالفین اسلام قرآن گذشتن

تنبہ و اجنبی ہے جہانمہ لایستہ الا انظر فان
میر گیارہ۔ دل بست کے عادی نہیں ہوتے میں
اسیچہ نہ افسوس سلام کی تہ بڑا بڑا پڑا ہوا
ہلاکم کما یرثان ہوا از میں میں ہے نہ بیکر جمیل
قرآن - ۲۰ - الفقیہ المذہب الراعی الی جمعہ
ابو الکریم خادم العلما محی عبد الرحیم
عقرب اللہ انورہ و شہید

کما یرثان رسالت و الی السلام
قرآن کا ترجمہ کر کے چھوٹے سے بڑے
ہے کما قال رب تعالیٰ ہذا قرآن اذ فاضل
یبعث برسالتہ واللہ یعصیان بن الناس
واللہ لا یجیب فی القوم الکفرین ہ قل یا
اہل الکتاب کستم علی شیء منی فیقینوا
التورایہ ولا یخیل وما انزل الیکم من ربکم
سربکم اس آیتہ میں انتہا درجہ کی تاکید واسطے
دعوت اسلام و مناظرہ اہل کتاب کے فرمائی گئی اور
یہ بھی کہ انہیں کی کتابوں میں توریت و انجیل
ان پر حجت اسلام تمام کر نیکی ملتی ہوئی ہے کہ یہ
قرآن مجید ان کے لئے کہا جا کہ کیونکہ وہ اس کو
نہیں جانتے میں علاوہ اسکے مگز میں رسالت
حضرت محمد کی تردید نہ کرنا صریح بیہی ہے اور قرآن
صلعم مکرون صریح بیہی است و ترجمہ قرآن

ترجمہ کر کے جدید زبان میں نہیں ہوتا ہے
 سیکھوان ہوں تک تر کا ایک ترجمہ ہی ہوتا
 کتاب ہی سب سلطان اہل دانش

خادم العلماء
 محمد عبد الغفر

مکذبین سالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترجمہ
 مسلمانوں میں سنا کا کافر اور وہ طالب قرآن مجید
 سمجھنے کے واسطے ترجمہ کی محتاج نہیں ہوتے ہیں
 باوجود نہایت زیادہ فاضلین اسلام ترجمہ ان
 چھوٹے نیکی کچھ ضرورت نہیں ہے ان سب کچھ
 غیر تہمید کلام الہی اور تو میں نہایت رسالت
 پناہی کی ہو وہ فیصلہ ترجمہ قرآن چھوٹا کر اپنا دل
 خوش کر سکتا ہے

محمد حسین عفی عنہ
 ترجمہ قرآن شریف غیر زبان میں نہ فرض ہے نہ
 واجب ہے نہ سلف سے نہ مستحب ہے اور بارہویں
 صدی ہجری تک کوئی ترجمہ قرآن شریف کا
 نہ ہوا تھا اور مکذبین سالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وآلہ وسلم کا رد مسلمانوں پر انہی فرض ہے
 خادم العلماء شیخ رحیم بخش عفی عنہ

ولد مرزا عبد
 انوار مرزا علی

طبع کنانیہ ان - سنہ ۱۲۸۵
 ایک ترجمہ قرآن شریف دہلی
 دارالان ہوندا

خادم العلماء
 محمد عبد الغفر

مکذبین سالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مسلمانوں میں سنا کا کافر اور وہ طالب قرآن مجید
 سمجھنے کے واسطے ترجمہ کی محتاج نہیں ہوتے ہیں
 باوجود نہایت زیادہ فاضلین اسلام ترجمہ ان
 چھوٹے نیکی کچھ ضرورت نہیں ہے ان سب کچھ
 غیر تہمید کلام الہی اور تو میں نہایت رسالت
 پناہی کی ہو وہ فیصلہ ترجمہ قرآن چھوٹا کر اپنا دل
 خوش کر سکتا ہے

محمد حسین عفی عنہ
 ترجمہ قرآن و غیر زبان میں نہ فرض ہے نہ
 واجب ہے نہ سلف سے نہ مستحب ہے اور بارہویں
 صدی ہجری تک کوئی ترجمہ قرآن شریف کا
 نہ ہوا تھا اور مکذبین سالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وآلہ وسلم کا رد مسلمانوں پر انہی فرض ہے
 خادم العلماء شیخ رحیم بخش عفی عنہ

ولد مرزا عبد
 انوار مرزا علی

سید حسن الدین محمد اکبر علی الحسنی

[illegible]